بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۲ — سلسلۃ الجدید

نمبر ۳ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۱۶ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

اِی جہاں بلر خوش باش گلستان	آں مسیح دوراں آخر مہدی آخر زمان	چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـ۲۵ـہ

معاونین درجہ اول کو ۵ روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } ۵

معاونین درجہ دوم جن کو عـ۴ـہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی لیجاتی ہے

عام قیمت سے فی پرچہ - ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے حساب مابعد لی جائیگی نمونہ کے پرچہ کے واسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہئیے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئیے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے منیجر

ذولی نگر - افریقہ صر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفاں ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسرے دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۳ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۳ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْ کُلَّ شَیٍٔ

۲ ۔ انّ اللہ مع الذین ھم یتقون

ترجمہ ۔ تو کہہ دے ۔ اللہ ۔ پھر سب چیزون کو چھوڑ دے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر ۔ اور دوسرے کسی کی پرواہ نہ کر

۳ ۔ رویا ۔ رویا مین مولوی محمد حسین صاحب کو دیکھا ۔ کہ کہتے ہین ۔ قطع دابر القوم ۔ دل مین خیال گزرا کہ یہ تو دشمن ہے کس قوم کے متعلق یہ الفاظ بولتا ہے ۔ تب الہام ہوا ۔

قطع دابر القوم الذین لا یومنون

ترجمہ ۔ اس قوم کی جڑ کاٹی گئی ۔ جو ایمان نہین لاتے ۔

۴ ۔ رویا مین دیکھا کہ دہلی گئے ہین ۔ اور بخیریت واپس آئے ہین پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے ۔

الحمد للہ الذی اوصلنی صحیحا

ترجمہ ۔ سب حمد اس اللہ کے لیئے ہے ۔ جس نے مجھے صحیح سالم پہنچا دیا

۱۴ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

۲ ۔ سلام قولاً من رب رحیم

۳ ۔ ہم مکہ مین مرین گے ۔ یا مدینہ مین

ترجمہ (۱) خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہین گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے ۔ کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہین ہے ۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ مین مرین گے ۔ یا مدینہ مین ۔ اس کے یہ معنے ہین کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی ۔ جیسا کہ وہان دشمنون کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا ۔ اسی طرح یہان بھی دشمن قہری نشانون سے مغلوب کیئے جائین گے ۔ دوسرے یہ معنے ہین ۔ کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی ۔ خود بخود لوگون کے دل ہماری طرف مائل ہو جائین گے ۔

فقرہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ۔ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سلام قولاً من رب رحیم ۔ مدینہ کی طرف ۔

۱۵ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

اخبار قادیان

اس ہفتہ مین عموماً صبح کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام سیر کے واسطے تشریف لیجاتے رہے ہیں مگر بعد دو پہر آپ کو دوران سر کے سبب بہت تکلیف رہتی ہے ۔ چنانچہ ظہر و عصر کی نماز مین بہی کم ہی مسجد مین تشریف لا سکتے رہے ہین ۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز شام کے وقت حسب معمول مسجد اقصیٰ مین ہوتا ہے ۔ جس مسجد کا نقشہ ہر بدر اخبار کے صفحہ اوّل پر دیا جاتا ہے ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام مین مڈل اور پرائمری کی جماعتون کے سالانہ امتحان ہو کر نتائج نکل گئے ہین ۔ اور جماعت بندی ہو گئی ہے ۔ جو احباب قابل تعلیم لڑکے رکھتے ہین ۔ ان کو چاہیئے ۔ کہ وہ اپنے بچون کو ضرور اسی مدرسہ مین بھیجین ۔ اور اس کے متعلق مفصل مضمون حضرت مولوی **محمد علی صاحب** ۔ ایم ۔ اے ۔ سکرٹری انجمن مدرسہ کا اسی اخبار کے صفحات ۱۰ و ۱۱ پر بغور مطالعہ کر کے اس پر عمل کرنا چاہیئے ۔ یہ سال کا ابتدا ہے ۔ اور بچون کو یہان بھیجنے کا بہت عمدہ موقع ہے ۔ محمد عجب **خان صاحب** تحصیلدار علاقہ سرحد نے اتنی دُور سے اپنے دو لڑکے یہان پر تعلیم کے واسطے بھیجے ہین ۔ اور ملک مولا بخش صاحب ساکن گورالی ضلع گجرات نے اپنا چھوٹی عمر کا بچہ علی گڑھ سکول سے علیحدہ کر کے دینی تعلیم کی خاطر یہان بھیج دیا ہے ۔ ان اصحاب کی قابل قدر کارروائی پر سب دوستون کو پورے طور پر عمل کرنا چاہیئے ۔ اگر بیرونی احباب اپنے بچون کو یہان بھیجنے سے دریغ کرتے ہین ۔ تو پھر اس مدرسہ کا رکھنا بے فائدہ ہے ۔

اخبار بدر کے صفحہ ۱۲ پر اخبار عام درج نہین ہو سکے ۔ کیونکہ مدرسہ کے متعلق مضمون کا تمام ایک ہی اخبار مین درج کر دینا بہت ضروری تھا ۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر ایک ستون سفید طیار ہو کر اُس پر وہ نظم لکھی گئی ہے ۔ جو اخبار مین درج کی گئی تھی ۔

ڈائری

القول ب

۱۵ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ کرم جہاں سے آیا تھا ۔ حضور کی خدمت مین اس الہام کا ذکر کر کے کہ وفات کے دن قریب ہین ۔ یہ ذکر فرمایا ۔ یہ وقت تمام متبعین کو دیکھنا پڑتا ہے ۔ اور اس مین ایک نشان خدا تعالےٰ کا ہے ۔ نبی کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالیٰ جتاتا ہے ۔ کہ یہ سلسلہ دراصل خدا ہی کی طرف سے ہے ۔ بعض لوگ نبی کے زمانہ مین کہا کرتے ہین ۔ کہ یہ ایک ہوشیار اور چالاک ہے ۔ اور دوکاندار ہے کسی اتفاق سے اس کی دوکان چل پڑی ہے ۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جائیگا ۔ تب اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دیتا ہے ۔ اور اس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا ۔ بادیہ نشین مرتد ہو گئے تھے ۔ لوگون نے سمجھا کہ یہ سخت موت ہے ۔ صرف دو مسجدون مین نماز پڑھی جاتی تھی ۔ باقی بند ہو گئی تھی ۔ تب خدا تعالیٰ نے ابو بکر کو اٹھایا ۔ اور تمام کاروبار اسی طرح جاری رہا ۔ اگر انسان کا کاروبار ہوتا ۔ تو اس وقت وہ تمام کارخانہ درہم برہم ہو جاتا ۔ اور جو نمونہ ایسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو نمونہ ایک ناکامی اور تباہی اور بدی کا ان کی اُمت نے دیکھا تھا ۔ اس کی تو کوئی نظیر ہی موجود نہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کا ایک نمونہ دکھانا چاہتا ہے ۔ کہ نبی کے زمانہ مین اسکے تمام کامون کی تکمیل نہین کرتا ۔ سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے ہی ہے ۔ کہ لوگون کا خیال کسی اور طرف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کوئی اور بات کھلاتا ہے ۔ جس سے بہتون کے واسطے صورت ابتلا پیدا ہو جاتی ہے ۔ آنحضرت کے متعلق تمام یہودیون کو بھی دھوکا رہا ۔ کہ وہ نبی بنی اسرائیل سے ہوگا ۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق الیاس کا دھوکا آج تک یہودیون کو لگا ہوا ہے ۔ لکھا ہے ۔ ایک بزرگ جب فوت ہوئے تو انہون نے کہا کہ جب تم مجھے دفن کر چکو تو ایک سبز چڑیا آئیگی جس کے سر پر وہ چڑیا بیٹھے وہی میرا خلیفہ ہوگا ۔ جب وہ اسکو دفن کر چکے تو اس انتظار مین بیٹھے کہ وہ چڑیا کب آتی ہے ۔ اور کس کے سر پر بیٹھتی ہے ۔ بڑے بڑے پرانے مرید جو تھے ان کے دلون مین خیال گذرا کہ ہماری سر پر بیٹھیگی تھوڑی ہی دیر مین اچانک چڑیا ظاہر ہوئی ۔ اور وہ ایک بقال کے سر پر بیٹھی جو اتفاق سے شریک جنازہ ہو گیا تھا ۔ تب وہ سب حیران ہوئے لیکن اپنے مرشد کے قول کے مطابق اس کو لے گئے ۔ اور اس کو اپنے پیر کا خلیفہ بنایا ۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ لکھا ہے کہ مسیح کئی ہون گے ۔ فرمایا ۔ جیسا تشابہ فی الصور ہوتا ہے ۔ ایسا ہی تشابہ فی الاخلاق بھی ہوا کرتا ہے لکھا ہے کہ ہر ایک صالح کا دل کسی نہ کسی نبی کے دل پر ہوتا ہے لیکن موعود جو آنیوالا تھا وہ صرف ایک ہی ہے ۔ فرمایا ۔ جو لوگ پہلے سے غلطی پر تھے ۔ ان کی غلطی اجتہادی تھی اس مین بھی وہ ثواب پر تھے ۔ لیکن ان لوگون نے ایک مرسل کا مقابلہ کیا ہے اس لیئے یہ خطا پر ہین

پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی کو تبلیغ

۷۸۶ - بخدمت جناب شاہ صاحب بزرگوار والاتبار حاجی حرمین شریفین

بعد سلام علیکم و تسلیمات فدویانہ التماس - یہ خاکسار ایک مدت تک جناب کا قدم بوس رہا - اور ہمیشہ حسن اعتقاد سے پیش آتا رہا - آپ بھی ہمیشہ مروت اور احسان سے پیش آتے رہے - ۱۹۰۰ء مین خاکسار نے چرچا جناب حضرت مرزا صاحب کا سُنا چونکہ ان کا دعوے ہم دنیاوی لوگون کی سمجھ و ادراک کے سامنے بہت بڑا دعوےٰ معلوم ہوا - اس لئے اس مین کمال درجہ کا غور کرنا ضروری سمجھا - حتے کہ چند کتابین حضرت مرزا صاحب کی مطالعہ کرکے (ایک دو مولوی صاحب جن سے نہایت درجہ کا سلوک تھا - ان پر سوالات کئے) بعد نہ ملنے کافی جواب کے خداتعالےٰ کی بارگاہ مین دعائین شروع کین - معاً سُنا گیا - کہ شاہ صاحب یعنے آنجناب تو مرزا صاحب کے سخت مخالف ہین - مگر چونکہ خداتعالےٰ نے ہماری مدد کی - اور ہمارے دل کو تسلی ہوئی - کہ یہ مردان خدا سے ہے - اور سچا ہے - اور وعدہ کے موافق آیا ہے - فوراً قدم بوس ہوکر بیعت کر لی - بعد ازان دن بدن کل مسایل وفات مسیح علیہ السلام - الہام وحی کشف - عصمت انبیاء بخوبی سمجھ مین آگئے - دل چاہتا تھا - کہ آپ کی خدمت مین بھی چند ایک مسایل لکھکر فیصلہ چاہون - مگر قصداً تامل ہوتا رہا - مگر آپ کی نسبت دل مین ہمیشہ یہ افسوس رہتا کہ اہل اللہ مین قدم رکھکر پھر مخالفت کیون کرتے ہین - آخر دل یہی گواہی دیتا ہے کہ شاہ صاحب کو غلطی لگی ہوئی ہے - پھر جب آپ نے سیالکوٹ مین حضرت اقدس کی سخت مخالفت فرمائی - تو اور زیادہ افسوس ہوا - کہ اگر آپ کو اس مرد خدا کی شناخت نہین ہوئی تو خاموشی بہتر تھی -

اب سنا گیا ہے - کہ آپ نے حج کا ارادہ فرمایا ہے - تو خاکسار نے پختہ ارادہ کر لیا - کہ جس وقت آپ حج کو تشریف لے جاوینگے تو وہان عریضہ لکھا جاوے گا - سو اب خداتعالےٰ نے عمدہ موقعہ دیا ہے -

اب التماس ذیل ہے - آپ جب آدھی رات کو حرم مبارک مین داخل ہون - تو بارگاہ رب العزت مین نہایت گریہ وزاری سے بوسیلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرین - کہ اے پیارے رب مجھکو ظاہر فرما - کہ حضرت مرزا صاحب اپنی دعوے مین حق پر ہین یا نہ - اور اللہ تعالےٰ سے قسم کھاکر وعدہ کیجئے کہ جو کچھ تو میرے دل پر ظاہر کریگا - مین تیری مخلوقات مین وہی ظاہر کرونگا اگر برعکس بیان کرونگا - تو مجھے ذلیل کردے - سو خداتعالےٰ آپ کو بڑی صفائی سے اپنے پیارے کی سچائی ظاہر کریگا - شاہ صاحب ہم اور آپکے سر پر موت کھڑی ہے نہ معلوم کہ کس وقت اس خدائے لایزال سے معاملہ پڑے - ایسا نہ ہو - کہ اس کے نذیر کے انکار سے دیدار الٰہی سے محروم رہین - دنیا کا جاہ و جلال دیدار الٰہی کے مقابلہ پر ہیچ ہے - جب خاکسار نے آپ کا دامن پکڑا تھا - تو اسی لیئے کہ کسی طرح نجات ہو - مگر جب اس موعود بزرگ کی خبر ملی - جس پر جناب رسالت مآب رسول اکرم نے سلام بھیجا - تو فوراً اس کی آواز کو سن لیا - اور قبول کیا - اب التجا ہے - کہ خداتعالیٰ اس نیک راستہ پر ثابت قدم رکھے - اور صد سلام مسیح موعود مبارک پر جس نے دین محمدی کا اصل چہرہ دکھلایا - چونکہ پہلے آپسے از حد خلوص تھا - اس لئے عاجز کا حق تھا - کہ آپ کو ایسے پاک مقام پر دعا کرنے کے لئے یاد دلاتا - سو یاد دلایا گیا ہے - چونکہ آپ زاہد طبع ہین - امید کہ غصہ کو کام مین نہ لاکر اور جوش کو جذب کرکے میری نیک نیتی پر حسن ظن کرینگے - اور جواب سے اپنی خیر و عافیت سے ضرور اطلاع فرماوینگے - خاکسار نے محض خداوند تعالےٰ کو حاضر ناظر سمجھکر پوری نیک نیتی سے آپ کو عریضہ لکھا ہے - جس کا خدا گواہ ہے - حضرت شاہ صاحب اگر خدا نے آپ کے ارادہ کو خالص پایا - اور آپ کی نصرت کی - تو ضرور آپ پر منکشف کرے گا - خدا کرے کہ ضرور آپ پر اس موعود مبارک کے حالات منکشف ہون - تاکہ آپ سے ہندوستان پنجاب کے بہت لوگون کو فائدہ بھی ہو - آمین

اور اگر آپ اس طرح کی دعا اپنے واسطے نہ مانگینگے اور پھر مخالفت فرماوینگے - تو انشاء اللہ آپ کو کبھی فتح حاصل نہ ہوگی - بلکہ خدائے بزرگ کی آپ کو قسم ہے - کہ آپ حرم مبارک مین دعا فرماوین - اور نواح مکہ شریف و مدینہ منورہ کے اہل اللہ کو تلاش کرین - جو دنیا سے دور کسی گوشہ مین ہون - خدا چاہے - وہ بھی آپ کی تسلی کرینگے - کیونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود موجب وعدہ مبارک نشانون کے ساتھ آیا ہے - اور دین محمدی کی تازگی اور روشنی دکھلائی - اور اب آپ عرب مین ہو - جن کی زبان عربی ہے ان سے وضع الحرب کے معنے دریافت کرین - اس کے معنے ہین - کہ اس مبارک کے زمانہ مین لڑائی نہین کی جاوے گی - دین کی مدد قلم کی لڑائی سے ہوگی - یا الٰہی بطفیل رسول اکرم شاہ صاحب پر اس مبارک مسیح موعود کی سچائی ظاہر فرما - آمین

مرسلہ آپکا خادم
خاکسار محمد حسین - لائل پور - غلہ منڈی

مژدہ ! مژدہ !! مژدہ !!!

ہمنے اکثر دیکھا ہے - کہ باہر سے آنے والے مسافر بھائیون کو بٹالہ سٹیشن پر سواری کی بہت دشواری ہوتی ہے - اور کرایہ والے ان سے بہت کچھ تکرار کرتے ہین - اور بعض وقت بہت بڑے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - بعض دفعہ یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض احباب کو بوجہ بیماری یا کسی اور وجہ سے یکہ کی سواری ناموافق ہوتی ہے - ایسی تکالیف کے رفع کرنے کے واسطے ہمنے یہان اپنی جماعت مین ایک ٹمٹم اور ایک تانگہ مہیا کیا ہے - اس لیئے احباب کو حسب ضرورت سواری مل سکتی ہے - جس سواری کے وہ خواہان ہون - ٹمٹم تین چار سواریان ۲ مین لیگی - اور تانگہ ایک سے تین سواری تک ۶ روپیہ مین ملے گا - باہر سے آنے والے احباب کو سٹیشن پر اُتر کر پہلے اپنی احمدی سواریون کی تلاش کرنی چاہیئے - اور اگر بفرض محال وہ نہ ہون - تو پھر دوسرا کرایہ تلاش کرین - اور قادیان سے روانہ ہونے والے احباب کو بھی یہی خیال ضروری ہے -

ہان جو صاحب اپنے لیئے تانگہ یا ٹمٹم بٹالہ سٹیشن پر قبل از وقت مہیا کرانا چاہین - وہ کافی وقت پہلے بذریعہ خط اطلاع دین اور اپنے آنے کے ٹھیک وقت سے اطلاع دین - تو ہم جس قسم کی سواری وہ چاہینگے - اور ان کے لیئے سٹیشن پر پہونچا دینگے

خاکسار منشی فضل الرحمن - از قادیان - ضلع گورداسپور

نئی کتاب -

رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام چھپکر شایع ہو گیا ہے یہ رسالہ اختیار الاسلام کا چوتھا حصہ ہے - جسمین نہ صرف مہیپال کی افتراء پردازیون کا استیصال کیا گیا ہے - جو اس نے اسلام اور بانی اسلام پر کی ہین - بلکہ زبردست اعتراضون کی فہرست آریہ مذہب کا بھی پول کھ ہے - اور بعض دقیق صداقتون اور مخفی حقائق معارف پر کامل طور سے روشنی ڈالی گئی ہے - جسمون نے رسالہ ہین مسلمان ہو گیا - دیکھا ہو وہ اسے ضرور دیکھین قیمت تعلیم الاسلام مع ضمیمہ - اختیار الاسلام حصہ اول دوم سوم - درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئین

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے - جو انجن کے کام سے بخوبی واقف اور چکی آٹا کے کام مین تجربہ رکھتا ہو - سردست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جاویگا - آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو - تو سکھلایا جاویگا - تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار خشک ملیگی -
درخواستین بمعہ نقول سندات آنی چاہئین -

المشتہر شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد - سوداگران - وزیر آباد

بدر قادیان

مورخہ ۲۱ - ذوالقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ مراجعت کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ سورت سنائی اور فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جسے میں دنیا اور دنیا۔ - - کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں۔ جب اصحاب نے سنا تو انہوں نے ایک دوسرے کو اس پر مبارک دی۔ اور خوش ہوئے۔ اس صلح کا نام فتح اس واسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اسی صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے۔ اس کی تفصیل یوں ہے۔

مکہ کے قبائل میں سے بنوبکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا۔ اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنوبکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اس وقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہو گیا۔ لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنوبکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بے خوف و خطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو ان کی امداد ہتھیاروں سے کی۔ اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنوبکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنوبکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور انہوں نے اپنے امن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق و رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس طرح عرض کیا

يَا رَبِّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا

اے میرے خدا میں محمدؐ کو قسم دیتا ہوں

حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا

قسم اپنے اجداد اور اس کے آبادی قدیم کی

إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا

ہر آئینہ قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی

وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا

اور توڑ دیا ان لوگوں نے تیرے وعدے مضبوط کو

وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتَ تَدْعُو أَحَدًا

اور ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ تو کسی کو نہیں پکارتا ہے

فَانْصُرْ هَدَاكَ اللَّهُ نَصْرًا أَبَدًا

تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائی

وَادْعُ عِبَادَ اللَّهِ يَأْتُوا مَدَدًا

خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئیں گے

فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ تَجَرَّدَا

ان لوگوں میں اللہ کا رسول تنہا ہو گیا ہے

إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا

اگر زمین کے دھنس جانے سے وہ لوگ خلوت ہوں تو ان کا چہرہ متغیر ہوا

هُمْ بَيَّتُونَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدَا

انہوں نے ہم لوگوں پر سوتے میں وتیر پر شبخون مارا

وَقَتَلُونَا رُكَّعًا وَسُجَّدَا

اور ان لوگوں نے ہم سبھوں کو رکوع اور سجدے میں ہلاک کیا

وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدَا

اور انہوں نے جانا کہ ہم کسی کو نہیں مانتے۔

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیوں کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور ان کو اس طرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ يَا عَمْرَو بْنَ سَالِم

ادہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے۔ اور ابوسفیان اپنے رئیس کو اس بدافعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابوسفیان کو یقین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہدشکنی کی ابھی تک خبر نہیں۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل میں ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہدنامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بدعہدیوں کو بارہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے میں بنوبکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تھی آپ نے ابوسفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہدشکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان نے کہا۔ معاذاللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب آپ نے فرمایا۔ الحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکے کو چلا گیا۔

ابوسفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکے کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنوبکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اور اس نصرت الہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام اور سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور ان کی بے ایمانی اور خزاعہ کا بدلا لینے کے لئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے میں وہ نرمی اور اخلاقی شریعت کی آپنے پابندی کی۔ جس کی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔

فرمایا۔ جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے۔ اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جاوے۔ اسے امان۔ غرض مطابق پیش گوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس تمہید کے بعد اب ہم آیات قرآنی کا ترجمہ اور تفسیر لکھتے ہیں۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔ تحقیق ہمنے تجھے کھلی فتح دی

یہ ایک پیش گوئی ہے۔ جو فتح مکہ میں پوری ہوئی۔ اور جس کی بنیاد صلح حدیبیہ میں رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ جب ایک کام کا ارادہ خدائے قادر کرتا ہے اور پہلے سے اپنے مرسل کو اطلاع دیتا ہے۔ تو اگرچہ وہ کام دیر میں پیدا ہونے والا ہو۔ تاہم چونکہ ازلی ارادہ اس کے واسطے ہو چکتا ہے۔ الہامی کلام میں اس واقعہ کو صیغہ ماضی میں بیان کیا جاتا ہے۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

تاکہ اللہ تعالےٰ تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب ڈھانک دے

ایک اعتراض اور اس کا جواب

پادری اور دیگر غیر مذاہب کے لوگ اپنی ناواقفی کے سبب اس آیت کا حوالہ دیکر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ایک گناہ گار انسان تھے۔ جب خدا نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا۔ تو اس سے کم از کم

یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلے گناہ گار تھے۔ خواہ پیچھے خدا تعالیٰ نے معاف ہی کر دیا۔ اس اعتراض کے چند ایک جوابات اس جگہ دئے جاتے ہیں۔ ناظرین غور سے مطالعہ فرماویں۔

(۱) سب سے اوّل میں اس جگہ اس واقعہ کو بیان کرتا ہوں۔ جب کہ یہی اعتراض ایک شخص نے حضرت مولوی نور الدین صاحب پر جراۃ میں کیا۔ آپ کو اس وقت جو جواب اللہ تعالیٰ نے سمجھایا۔ اور آپ نے اس کے ذریعہ سے معترض کو خاموش کرایا وہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ اے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) تو نے کوئی گناہ کیا ہے۔ اور وہ تیرا گناہ اب ہم نے بخش دیا۔ بلکہ اس جگہ فتح مکہ کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم نے تجھے ایک ظاہر اور کھلی فتح عطا کی۔ اور اس فتح کا نتیجہ یہ ہوا (ل۔ نتیجہ کے واسطے آتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے (لك) تیری خاطر (من ذنبك) تیرے گناہ جو قوم نے کئے تھے بخش دئے۔ کیا معنے۔ جب مکہ فتح ہو گا۔ تو وہ قوم جو تجھے اور تیرے ساتھیوں کو بہت دکھ دے کر تیری بہت ہی قصوروار ہو چکی ہے۔ اس قوم کے گناہ بھی تیری ہی خاطر فتح مکہ کے وقت معاف ہو جائیں گے چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت قریش کو بالکل امن دیا۔ اور سب بچ گئے۔ اور کوئی خونریزی نہ ہوئی۔ پس اس جگہ گناہوں سے مراد آن حضرت کے افعال سے نہیں۔ بلکہ آپ کے مخالفین کے ان قصوروں اور خطا کاریوں کا ذکر ہے۔ جو ان لوگوں نے بسبب نادانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کئے تھے۔

(۲) دوسری تفسیر اس آیت شریف کی یہ ہے۔ کہ جب کبھی کوئی نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ تو ایک قوم اس کے مخالفین کی اس کے مقابلہ میں کھڑی ہو جاتی ہے اور وہ ہر قسم کے الزام اس پاک وجود پر لگانے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اعتراض بے جا ہوتے ہیں۔ اور ان کے جواب معقول ہمیشہ دئے جاتے ہیں۔ لیکن دشمن ہمیشہ ان باتوں کو ایسے رنگ میں پیش کرتا رہتا ہے۔ کہ یہ شخص گناہ گار اور خطا کار ہے۔ اس نے فلاں بدی کی اور فلاں کام خلاف شریعت یا خلاف اخلاق کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اپنے بندے کی تائید میں ایک ایسا امر نازل کرتا ہے۔ کہ بدگو جھوٹے دشمن جو اور کسی طرح سے نہیں مانتے تھے۔ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور ذلیل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی ایسا نہیں رہتا۔ جو وہ کلمات اس کے حق میں بولے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ جب فرعون کے ملک میں تھے۔ تو فرعون نے آپ پر قاتل ہونے کے اور بے وفا ہونے کے اور کئی قسم کے الزام لگائے حالانکہ وہ الزام درست نہ تھے۔ اور وہ لوگ حضرت موسےٰ کے حق میں ایسی باتیں بولتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ سب ہلاک ہو گئے۔ ایسے موقعہ پر ذنبك کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ گناہ جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک فتح مبین کے بعد ملیامیٹ ہو جاویں گے اور کوئی ان کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہے گا۔ ویتم نعمتہ علیك اور خدا تعالیٰ اپنے انعام کو تجھ پر پورا کرے گا۔ کوئی نقص باقی نہ رہے گا۔ ویھدیك صراطا مستقیما۔ اور تجھے راہ راست کی کامیابی عطا فرما دے گا۔ تیرے راہ میں کوئی کجی اور بدی باقی نہ رہے گی۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے نے اپنی قیمت مبلغ للعہ اور اپنے بھائی کی قیمت مبلغ عہ بابت ۱۹۰۶ء پیشگی مرحمت فرمائی۔

(۲) عزیزی چودہری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

استاذی وحبی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیارے ومکرم استاذ آپ نے مجھے نئے سال کی مبارکباد دی۔ میں بھی آپ کو نئے سال اور بدر کی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے۔ ہم اس نئے سال میں بدر کے لئے ایسی ہی ترقی دیکھیں۔ آپ کے مخاطب کرنے سے میرے دل میں تحریک ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر محنت کے میرے دل کے اثر سے یا کسے سے بدر کے واسطے تین خریدار پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب تھرڈ ایر۔ وشیخ عبد المجید صاحب سکینڈ ایر۔ اسلامیہ کالج۔ شیخ محمد امین صاحب وٹرنری سکینڈ ایر۔ آپ ان صاحبان کے نام تین ماہ کے بعد وی پی بھیج سکتے ہیں۔ والسلام۔ درخواست دعا + فتح محمد از لاہور

(۳) بابو علم الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نے چار نئے خریدار دئے ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بابو کرم دین صاحب کلرک میشہ دانو
(۲) بابو عبد اللہ خان صاحب کلرک میس (mess) دانو
(۳) سردار کرپال سنگھ صاحب چودہری میشہ۔ دانو
(۴) ڈاکٹر یوسف علی صاحب ہاسپٹل کچہوری کچہ دانو

(۴) محبی اخویم بابو غلام محمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

۸۶۔ محبی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خیریت جانبین مطلوب حکیم صاحب قریشی کی دیکھا دیکھی مجھے بھی خواہش ہوئی کہ بدر کے خریدار تلاش کروں۔ مگر تا حال چار ہی خریدار ملے ہیں۔ ان کے نام ۱۲ پر اخبار یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جاری فرماویں۔

(۱) میاں عبد اللہ صاحب کمپازیٹر۔ ریلوے پریس ساٹی پی (؟)
(۲) میاں عبد الکریم صاحب کمپازیٹر ریلوے پریس لاہور۔
خاکسار غلام محمد احمدی کلرک ریلوے پریس لاہور

(۵) شیخ عبد اللہ صاحب احمدی۔ میڈیکل اسسٹنٹ افریقہ نے قیمت مبلغ صہ روپیہ پیشگی عطا فرمائے۔

(۶) شیخ محمد حسین صاحب احمدی چنیوٹی حال لائل پور اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب لائلپور ہر دو صاحبان اپنی قیمت ۱۹۰۶ء برادر محمد افضل مرحوم کو دے چکے تھے۔ ہر دو صاحبان نے وہ قیمت بر اور مرحوم کو بخشدی۔ اور ۱۹۰۶ء کی قیمت پیشگی کے واسطے وی پی طلب فرمائے۔

رعایتی قیمت

دو غریب احمدیوں کو ہم اخبار بدر ۱۹۰۶ء کے لئے صرف عہ سالیانہ فی کس پر دے سکتے ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ مولوی عزیز بخش صاحب نے قیمت اخبار ستہ کا مبلغ للعہ عطا کر دی ہے۔ درخواست قیمت کے ساتھ آنی چاہیئے۔

درثمین اور براھین احمدیہ رعایتی قیمت

میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ بدر کی خریداری کی طرف لوگوں کو زیادہ متوجہ کرنے کے لئے ایک مکمل درثمین چھپوا کر مفصلہ ذیل رعایتوں سے ان کو دی جاوے۔ چنانچہ (۱) جو لوگ بتعداد بدر کی خریداری کی درخواست معہ چندہ سال تمام ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے ان کو کتاب براھین احمدیہ مکمل بے جلد صرف ۱۲ میں اور مجلد ۳ میں دیجاویگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ براھین احمدیہ کی بھی درخواست اس عرصہ کے اندر اندر آ جاوے۔

(۲) جو لوگ بصورت بالا اخبار بدر اور براھین احمدیہ کی خریداری کرینگے ان سے ایک بڑی رعایت یہ بھی ہوگی۔ کہ درثمین مکمل صرف ۲ میں دیجاویگی۔ یہ تو جناب کو معلوم ہو چکا ہو۔ کہ پہلی رعایتی قیمت براھین کی میعاد گذر چکی ہو۔ اب اسکی اصلی قیمت صہ اور مجلد صہ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایک اور رعایتی اشتہار دیا جاوے۔ کہ جو لوگ صرف براھین احمدیہ کی درخواستیں ۱۲ مارچ تک بھیجیں گے۔ انکو کتاب براھین احمدیہ ۳ میں اور مجلد للعہ میں دی جاویگی۔ البتہ ایسے اصحاب کے ساتھ ایک یہ رعایت کی جاتی ہے۔ کہ کتاب درثمین ان کو صرف ۲ میں دی جاویگی۔

براھین احمدیہ بتخمینہ بہت زیادہ خرچ ہو گیا ہے اور اب انشاء اللہ اسی مہینہ میں شائع ہو جاویگی۔ اس میں ایک تو حضرت اقدس کے حالات براھین کی تمیں صفحوں میں دئے گئے ہیں اور زائد کس مضامین بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ اور چھپائی لکھائی بھی بہت اچھی ہے۔

درثمین کے متعلق۔ یہ ایک مکمل درثمین جس میں حضرت اقدس کے آج تک کے

وید کو الہامی ماننا موکش کے واسطے ضروری ہے

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک سکھ اور ایک آریہ

ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں احمدی احباب مختلف شہروں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور قادیان میں ایک جلسہ کا رنگ ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے آریوں نے بھی چند سالوں سے قادیان میں سالانہ جلسہ کرنے کی تجویز کی ہوئی ہے۔ پہلے تو جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے۔ کہ مرزا صاحب کے ساتھ مباحثہ ہوگا۔ اس واسطے دور و نزدیک کے آریہ تماشہ بینی کے واسطے آ جاتے تھے۔ مگر اب بھی خصوصاً ایسے آریہ صاحب اکٹھے جمع ہو جاتے ہیں۔ کہ اسلام کو گالیاں دینے میں خاص مشق اور ملکہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے آریوں کو خوش ہو جانے کا کچھ سامان مل ہی جاتا ہے۔ ان باہر سے آنے والے آریوں میں سے ہر سال کوئی نہ کوئی جماعت ایسی بھی ہوتی ہے۔ جو حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے۔ کہ ہم تو زیادہ تر آپ کے درشنوں کے واسطے آئے تھے۔ اور ایسے لوگ عموماً آشتی سے آپ کے ساتھ بیٹھتے اور حضور کی باتیں سنتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ آریہ کی چند جماعتیں متفرق اوقات میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتی رہیں۔ ایک دن ان میں سے ایک آریہ کے ساتھ حضرت کی کچھ گفتگو ہوئی۔ جس کا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

آریہ صاحب سے گفتگو کرنے کے وقت درمیان میں ایک سکھ بول اٹھا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ حضرت کے ساتھ کچھ گفتگو کرے۔ مگر آپ نے نرمی کے ساتھ اس کو کہا۔ کہ ہم تمہاری عزت کرتے ہیں۔ اور تمہارے ساتھ ہمارا کوئی مباحثہ نہیں۔ کیونکہ ہم باوا نانک کو ہندوؤں کے درمیان ایک اوتار اور بزرگ مانتے ہیں۔ اور اس کو ایک پاک آدمی سمجھتے ہیں۔ پس جبکہ تمہارے مقصد کو ہم پہلے سے ہی مانتے ہیں۔ تو تمہارے ساتھ مباحثہ کرنے کی ہمیں حاجت نہیں۔ اس کے بعد آپ آریہ کی طرف مخاطب ہوئے۔ جس کا نام **پورن چند** تھا۔ جو کہ ہوشیارپور کے رہنے والے ایک صاحب تھے۔

حضرت۔ آریوں میں جو لوگ بڑے بڑے لیکچر دیتے ہیں اور قوم کی پست حالت کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ ہر ایک قوم اپنے لئے ایک انتہائی مقصد رکھتی ہے۔ سو وہ انتہائی مقصد تمہارے لیڈروں کا کیا ہے۔ لیکن مصلحین کے مقاصد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دنیوی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دینی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ میرا مطلب اس وقت دینی امور میں اصلاح کرنے والوں سے ہے۔ کہ وہ اپنا انتہائی مقصد کیا رکھتے ہیں۔

آریہ۔ ہمارے نزدیک دین دنیا سے علیحدہ نہیں۔ دینی لوگ ہی دنیا کے کاموں کو ٹھیک طرح سمجھ سکتے اور عمل سے کر سکتے ہیں۔ اس واسطے ہم دونوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ ہم دنیاداری کی اصلاح دین میں شامل رکھتے ہیں۔

حضرت۔ میں قبول کرتا ہوں۔ کہ جس شخص کی دین میں آنکھ کھلتی ہے۔ وہ دنیا کے معاملات میں بھی راستی اور دیانت اختیار کرتا ہے اور اس کے بغیر دنیا نہیں سنورتی۔ لیکن میرا مطلب اس جگہ صرف دین کے متعلق سوال کرنے اور دنیا کو علیحدہ دکھانے سے یہ ہے۔ کہ دنیا کے واسطے ایک خاص عقل ہی ہوتی ہے۔ مثلاً راج کا کام میں نہیں جانتا۔ میں اس کے کام پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ نہ اس کے کام کی اصلاح کرتا ہوں۔ اگر گورنمنٹ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ ایسا آدمی ملازم رکھتی ہے جس نے اس فن میں بہت محنت اور کوشش کر کے ایک استعداد پیدا کی ہوئی ہوتی ہے۔ کیسا ہی کوئی دھرم آتما ہو۔ اگر وہ سرکاری قانون سے آگاہ نہیں۔ تو جج نہیں بن سکتا۔ اس طرح دنیوی اصلاحوں کی ایک علیحدہ شاخ ہے۔ جیسا کہ لوگ نئے نئے قسم کی ایجادیں کر کے پہلے سے بہتر گاڑیاں اور اوزار اور سامان بناتے ہیں۔ یہ بھی ایک اصلاح ہے۔ ہاں نیک دل لوگ بھی اصلاح کے واسطے ہی آتے ہیں۔ لیکن دنیوی امور میں ان کا دخل ایک عام تعلق تک ہوتا ہے۔ کہ بدچلنی نکل جاوے۔ اور لوگ تمام کام نیک نیتی سے پورے کریں۔ باقی علوم فنون دنیادار ہی جانتے ہیں۔ دینی مصلح ایک عام اصلاح کرتا ہے۔ جو رفاہ عام کے متعلق ہو۔

آریہ۔ جیسا کہ تمام اشیاء قدرت نے ہم کو دی ہیں۔ جو ہماری دوسری ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ ایسا ہی گیان کے واسطے بھی قدرت نے ہم کو ایک شے دی ہے۔ اور وہ وید ہیں۔ آریہ سماج کا یہ کام ہے۔ کہ ویدوں کی تعلیم کو پھیلائیں۔

حضرت۔ وہ انتہائی نقطہ کونسا ہے۔ جس کی طرف ویدوں کی تعلیم لے جاتی ہے۔

آریہ۔ جسم کی ترقی۔ سماج کی ترقی اور روح کی ترقی۔

حضرت۔ روحانی ترقی کیا ہے؟

آریہ۔ موکش پانا (نجات حاصل کرنا)

حضرت۔ یہ تو سب کا دعویٰ ہے۔ لیکن ایک ادعائی رنگ ہوتا ہے۔ جو صرف خیالی رنگ اور وہم تک محدود ہوتا ہے۔ کہ ہم نے یہ کام کر لیا ہے۔ لیکن اس میں ایک امتیازی رنگ ہونا چاہئے۔ جس سے تمیز ہو جاوے۔ کہ اس میں نجات ہے۔ اور اس میں نہیں۔ خیر اس وقت ہم ویدوں کی تعلیم پر حملہ نہیں کرتے۔ فرض کرو۔ وہ سب تعلیم عمدہ ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ وہ کسی کی نقل ہو۔ مثلاً جاپان اس وقت ایک طاقت بن گئی ہے۔ لیکن ان کی سب باتیں یورپ کی نقل ہیں۔ ایسا ہی پارسی کہتے ہیں۔ کہ ژند وستا ویدوں سے بھی پرانے ہیں اور ویدوں کی بعض باتیں اس سے ملتی بھی ہیں۔ اس لئے اب سوال یہ ہے **کہ اگر ایک شخص وید کی باتوں پر عمل کرے فلسفیانہ رنگ میں اس کو علم کی طرح حاصل کرے۔ لیکن وید کو الہامی کتاب نہ مانے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھے۔ تو کیا وہ موکش کو حاصل کر سکتا ہے؟** جیسا کہ دنیوی علوم و فنون کے واسطے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ استاد کس مذہب کا ہو۔ ایک ہندو استاد ہو۔ یا عیسائی ہو یا دہریہ ہو سب مدرسوں میں موجود ہوتے ہیں۔

آریہ۔ ہاں موکش کے واسطے وید کو الہامی ماننا ضروری نہیں۔ جو مثالیں آپ نے دی ہیں۔ وہ درست ہیں۔ اور جیسا کہ انگریزی کی شکلیں ہیں۔ ہر ایک اس کو سیکھ اور سکھا سکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج ان شکلوں کو درست حالت میں رکھتی ہے۔ بانیوں نے غلطیاں ملا دی ہیں۔ اگر وید پر اسلام عمل کرے۔ تو وہ اچھا ہے بہ نسبت اس ہندو کے۔ جو نہیں کرتا۔

حضرت۔ ہمارا سوال تو صرف اتنا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص وید کو خدا کا کلام نہیں مانتا مگر اس کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔ تو کیا وہ مکتی پائیگا یا نہیں۔

آریہ۔ بے شک مکتی پائے گا۔ فقط

المفتی

۱۱- جنوری کی صبح کو حضرت مسیح بمعہ خدام سیر کرنے کے واسطے باہر نکلے۔ تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی قبر پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ بعد دعا کے ایک شخص نے چند سوال کئے۔ جو اس کالم میں درج کرنے کے لائق ہیں۔

سوال ۱۔ قبر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھنا چاہئے۔

جواب۔ میت کے واسطے دعا کرنی چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے ان قصوروں اور گناہوں کو بخشے۔ جو اس نے اس دنیا میں کئے تھے اور اس کے پس ماندگان کے واسطے بھی دعا کرنی چاہئے۔

سوال ۲۔ دعا میں کونسی آیت پڑھنی چاہئے۔

جواب۔ یہ تکلفات ہیں۔ تم اپنی ہی زبان میں جس کو بخوبی جانتے ہو۔ اور جس میں تم کو جوش پیدا ہوتا ہے۔ میت کے واسطے دعا کرو۔

سوال ۳۔ کیا میت کو صدقہ خیرات اور قرآن شریف کا پڑھنا پہنچ سکتا ہے۔

جواب۔ میت کو صدقہ خیرات۔ جو اس کی خاطر دیا جاوے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم اور صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس کی بجائے دعا ہے۔ جو میت کے حق میں کرنی چاہئے۔ میت کے حق میں صدقہ خیرات اور دعا کا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے۔ لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔

شکریہ۔ بدر کی نصرت کے واسطے کئی دوستوں کے دل میں خدا تعالیٰ نے تحریک فرمائی۔ جن کے خطوط میرے پاس آ رہے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں۔ کہ اب بدر کے واسطے اچھے دن آ گئے ہیں۔ جن احباب نے تا حال توجہ نہیں فرمائی۔ ان کی طرف بھی نظر ہے۔ کہ جلد ان کی طرف سے خوشی کا پیغام آئے گا۔ والسلام

بدر صادق

مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

نئے سال کی طیاری۔

شکر ہے۔ اس خدا کا جس نے ہمیں آج تک اس امر کی مہلت دی کہ ہم اپنی حالت کو درست کر لیں۔ اور اپنی عاقبت کو سنوار لیں۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء کے ریویو سے ظاہر ہے۔ ہمارے بہت سے دوست سال گذشتہ میں ہم میں سے چلے گئے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ سال رواں میں ہم میں سے کس کس کے نام پیغام اجل آ جائے گا۔ پس ہمیں ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور ہر وقت اس دن کے لئے طیار رہنا چاہیئے۔ جو اچانک ہم سب پر آنے والا ہے۔

پیارے احمدیو! سب سے پہلے سوچنے کے قابل وہ اقرار ہے۔ جس کے سبب سے ہم احمدی کہلاتے ہیں۔ جس کے شرائط اس اخبار کے پہلے صفحہ پر ہر ہفتہ میں لکھے جاتے ہیں۔ نہ صرف اس واسطے کہ تم مخالفین کو دکھاؤ۔ اور اس پر فخر کرو۔ کہ ہمارے اصول ایسے پاکیزہ اور اعلےٰ درجہ کے ہیں۔ بلکہ اس واسطے بھی کہ تم خود ان کو پڑھتے رہو۔ اور ہمیشہ غور کرتے رہو۔ کہ ان پر کہاں تک تم کاربند ہوئے ہو۔ تم صرف احمدی کہلانے سے احمدی نہیں بن سکتے۔ بلکہ ان خوبیوں سے بن سکتے ہو جو احمدؐ تم میں ڈالنا اور دیکھنا چاہتا ہے۔ پس تم کمر ہمت کو چست کرو۔ اور مجاہدہ میں داخل ہو جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر درجہ عظیم عطا فرمایا ہے۔ مجاہدہ کے واسطے اس زمانہ میں یہ ضرورت نہیں رہی۔ کہ تم تلوار کو اٹھا کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ لیکن اور بہت سے مجاہدات ہیں۔ جن کی اس وقت ضرورت ہے۔

۱۔ جب تک تم اپنے آپ کو ان مجاہدات میں داخل نہ کرو تم آگے قدم بڑھا نہیں سکتے۔ پس دیکھو۔ سب سے اول نفس کا مجاہدہ ہے۔ اور یہی سب سے مشکل اور اہم ہے۔ اگر اس میں تم کامیاب ہو جاؤ۔ تو پھر کوئی بات تمہارے واسطے مشکل نہ رہے گی۔

یاد رکھو کہ سو کافر حربی کا قتل کرنا آسان ہے۔ ہزار مباحثوں میں مخالف پر فتح پانا سہل ہے۔ لیکن مجاہدہ نفس میں بامراد ہونا ایک بہت بڑا مشکل امر ہے۔ جس کا طے ہونا بجز اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں تھوڑے ہیں۔ جو اس کٹھن منزل کو طے کر کے اپنے مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس منزل کی تکالیف سخت ہیں۔ لیکن اس کا درجہ بھاری ہے۔ اس منزل کی سختیوں کے وقت میں حافظ شیراز چلا اٹھے تھے۔ ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

اس شعر میں حافظ نے نفس کی تینوں حالتوں کو مدنظر رکھا ہے نفس امارہ۔ جو اپنی سرکشی میں ایسا غرق ہے۔ کہ کبھی اس سے نکلنے کی خواہش ہی رکھتا نہیں۔ وہ ایسے لوگوں کی حالت ہے۔ جو جانتے ہی نہیں۔ کہ نیکی کے حصول میں اور وصال الٰہی میں کیا کیا لذات ہیں وہ دریا کے اس کنارے بیٹھے ہیں۔ ان کو خبر ہی نہیں۔ کہ اس پار کس قدر باغات اور میوے اور خوشگوار ہوائیں اور لذات اور جنات اور نہریں اور وصل دوست کی نعمت ہے۔ پس وہ اپنی ردی حالت میں بے ہوش ہیں۔ یہ حالت نفس کی سب سے ادنےٰ حالت ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایک حالت نفس کی وہ ہے۔ جو نہایت اعلیٰ حالت ہے۔ اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ جو دنیوی کدورتوں اور رکاوٹوں سے پاک ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اپنی مرضی ایک کر چکا ہے۔ اس کے واسطے کوئی درمیان حارج نہیں رہا۔ وہ دریا کے اس پار پہنچ گیا ہے جہاں تمام آرام اور اطمینان کے سامان مہیا ہیں۔ پہلا شخص جو اس پار تھا۔ اور دوسرا شخص جو اس پار ہے۔ ہر دو سبکساران ساحلہا میں شامل ہیں۔ وہ دونوں سبکسار ہیں۔ کیونکہ ان پر کوئی بوجھ نہیں کوئی دقت نہیں۔ اپنی اپنی حالت میں خوش ہیں۔ کسی اہم امر کے حصول کی ان کو تڑپ نہیں۔ لیکن مصیبت میں تو گرفتار ہے جس نے اس کنارہ کو برا جان کر چھوڑا۔ اور اس پار کی نعمتوں کا اس کو پتہ لگا۔ اور ایک خوبصورت دلربا کے وصال کی تڑپ اس کے دامن گیر ہوئی پس وہ حصول مقصد کے لئے دیوانہ وار دوڑا۔ اور پہلی ہی منزل میں دریا نظر آیا۔ تب معلوم ہوا۔ کہ ع

عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اور چند قدم دریا میں آگے بڑھا۔ تو ہر طرف سے موجوں نے آن گھیرا۔ رات کی تاریکی۔ دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ گرداب پر گرداب حائل ہوتا ہے۔ ہر دم ڈوبنے کا خوف ہے۔ ایسی بلا میں گرفتار ہوا کہ آگے مشکلات کا سامنا۔ پیچھے مڑنے کے ناقابل۔ تب چلایا اور پکارا ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

یہ حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اور لوگ اسی حالت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بدی کرتے ہیں اور بدی سے پشیمان ہوتے ہیں۔ اور پھر کر بیٹھتے ہیں۔ ایک اعلےٰ منزل کی طرف نظر ہے۔ پر کوئی قدم اوپر کو اٹھتا ہے۔ اور کوئی پیچھے کی طرف گرتا ہے۔ ایک کشمکش کی حالت ہے۔ رات کو سوتا ہے۔ اور پختہ عہد کر لیتا ہے۔ کہ آج رات تہجد پڑھوں گا۔ اور کبھی پہرہ چوکیدار گا۔ پچھلی رات کا وقت آیا۔ تو ایسی کاہلی دامنگیر ہوتی ہے۔ کہ اب اٹھتا ہوں اب اٹھتا ہوں۔ کرتے کرتے صبح ہو جاتی ہے۔ پریشان خاطر اور ملامت زدہ ہو کر اٹھتا ہے۔ اور دل ہی دل میں عہد کرتا ہے۔ کہ آج رات تو ضرور اٹھوں گا۔ دوسری رات پھر وہی حالت۔ ایک بدفعل کی عادت پڑ گئی ہے۔ کر بیٹھتا ہے۔ پھر روتا ہے۔ سر پیٹتا ہے دعا کرتا ہے۔ اور دوسروں سے دعا کراتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے توبہ کرتا ہے۔ پھر تھوڑے دنوں کوئی موقعہ آ پڑتا ہے۔ تو پھر اسی میں غرق۔ ایسا ہی شخص کسی وقت ملکوں میں جا ملتا ہے اور کسی وقت شیطان کا ہم نشین ہو جاتا ہے۔ یہ ایک جنگ کا زمانہ ہے۔ اور یہی مجاہدہ نفس کا وقت ہے۔ جو شخص ایسے وقت میں چستی اور چالاکی کے ساتھ دشمن پر تلوار مارتا رہتا ہے۔ اور اس کے داؤں سے بچتا رہتا ہے۔ تو آخر خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اس کو نفس مطمئنہ کا ڈپلوما عطا کر کے آئندہ ہمیشہ کے واسطے اسے ایسے جنگوں میں شامل ہونے سے بچا دیتا ہے۔

سو پیارے احمدیو! سب سے پہلی منزل جو تمہارے راہ میں ہے وہ مجاہدہ نفس ہے۔ تم اس جنگ میں لگے رہو۔ یہاں تک کہ خدا تم کو فتح دیوے۔ کیونکہ اس میدان میں بغیر خدا کی دستگیری کے فتح حاصل ہونی ناممکن ہے۔ سال گذشتہ کی لڑائیوں کی اپنی تاریخ بناؤ۔ اور اس پر غور کرو۔ اپنے کمزور مقامات کو دیکھو۔ اور سال آئندہ میں ان کو مستحکم کرو۔ دشمن جن جن راہوں سے پچھلے سال آتا رہا ہے وہ راہ پہلے سے ہی بند کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنا چوکی پہرہ ہر وقت مستعد رکھو اور ہوشیار رہو کہ شیطان کے داؤں بہت ہیں دعا میں لگے رہو تا خدا تمہارا مددگار ہو۔

پھر سوچو اور غور کرو۔ کہ خدا نے تمہیں ایک ایسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ جس کو لوگ تیرہ سو سال سے ترستے چلے آتے تھے۔ اور ہزاروں اب بھی ترس رہے ہیں۔ اور لاکھوں آئندہ قیامت تک ترستے رہیں گے اور نامرادی میں مر جاویں گے۔ کیونکہ جس نے آنا تھا۔ وہ آ گیا۔ پر تھوڑے ہیں۔ جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔ جن سے وہ دیکھا جا سکتا ہے۔ اور خدا کے آگے سجدے میں گرو۔ اور شکر کرو۔ کہ تم ان تھوڑوں میں داخل ہو۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اس قدردانی کو اپنے عمل سے دکھاؤ۔ جن میں بعض باتیں جو میرے خیال میں آتی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

اول۔ اس کے ہر ایک حکم پر دل و جان سے قربان ہو جاؤ

دوم۔ اس کے قریب رہنے کی کوشش کرو۔ جس قدر عرصہ تمہیں اپنی زندگی کا اس امر کے واسطے مل سکے۔ اس کے قدموں میں گذار دو۔ کیونکہ یہ دن ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ دنیوی کاموں کا حرج کر کے اس کے چہرہ کو دیکھو۔ کیونکہ یہ چہرہ بہت ہی مبارک ہے۔ اس کی صحبت میں رہ کر اس سے فیضیاب ہو۔

سوم۔ اپنی مال امداد کے ساتھ اس کے سلسلہ کی تائید کرو۔ جس کی تفصیل سے تم آگاہ ہو۔

چہارم۔ اپنی بیوی بچے رشتہ دار دوست آشنا سب کے واسطے سعی کرو۔ کہ اس کشتی پر سوار ہو کر طوفان ہلاکت سے بچ جاویں

پنجم۔ جب تمہیں اپنے مرشد کے پاس حاضر ہونے کا موقعہ نہیں ملتا تو اس کو اپنے احوال سے آگاہ رکھنے کے واسطے کثرت سے خطوط ہی لکھو۔ اور جواب کا انتظار نہ کرو۔ کیا یہ سودا تمہارے لیے مہنگا ہے۔ کہ ایک پیسہ خرچ کرنے سے تمہارا احوال اس شخص کے سامنے پیش ہو جائے۔ جس کو خدا نے تمام زمین کے باشندوں میں سے اپنے پیغام کے واسطے چن لیا ہے۔ پیارو! یہ بڑی فائدہ مند تجارت ہے۔

ششم - آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسی محبت کرو۔ کہ دوسروں کے لیے نمونہ بن جاؤ۔ یہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ تم میں سے اکثر اس کو جانتے اور انپر عمل کرنے والے ہیں۔ آئندہ زیادہ احتیاط کے ساتھ اپنے کام میں ہوشیاری اختیار کرو۔ تاکہ یہ سال تمہارے واسطے بڑی برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہو جاوے

پھر دیکھو۔ اور غور کرو۔ کہ تمہارا مہدی تمہیں ہدایت یافتہ بنانا چاہتا ہے۔ اور اس کا بڑا حکم یہ ہے۔ کہ تم قرآن شریف کے جوے کو بکلی اپنی گردن میں ڈال لو۔ پس تم قرآن شریف کو پڑھو۔ فہم اور عمل کے واسطے پڑھو۔ قرآن کی زبان کو پڑھو۔ تاکہ اس کے الفاظ سے تم آشنا ہو جاؤ۔ خدا کے اس حبیب کے اقوال پاک پڑھو۔ جس کا غلام کہلانا تمہارا مسیح کا فخر ہے۔ وہ تمہارے دل کو روشنی بخشیں گے۔ کیا تم ایسا نہیں کر سکتے کہ قرآن شریف کی منزل کے بعد تم ایک حدیث ہی کم از کم روزانہ پڑھ لو۔ بہت سی کتب حدیث اردو میں ترجمہ شدہ ہیں۔ بخاری ہے۔ مشکوٰۃ ہے۔ ریاض الصالحین ہے۔ بلوغ المرام ہے۔ سب مترجم مل سکتی ہیں اور نہیں تو کوئی ایک چہل حدیث ہی سہی۔

پھر سنو۔ تمہارے مہدی نے بہت سی کتب تمہارے واسطے تصنیف کی ہیں۔ کوئی ایک تھوڑی روزانہ پڑھ لو۔ اور اُس پر عمل کرو۔ تو سال بھر میں دو تین کتابیں ختم ہو سکتی ہیں۔

اور میں کہاں تک لکھوں۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی حالت کے مطابق سب باتیں خود سوچ سکتا ہے۔ اور غور کر سکتا ہے۔ کہ اس کی موجودہ حالت عملی۔ علمی۔ اخلاقی۔ ملی۔ بدنی کیسی ہے۔ اور سالِ رواں میں کہاں تک اس کو ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ میں اس مضمون کو دُعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اے غفور الرحیم ہمارے گناہ بخش۔ ہماری پردہ پوشی فرما گذشتہ سال کی لغزشوں کو معاف کر۔ آئندہ کے واسطے اُن راہوں پر چلا۔ جن سے تو راضی ہو جائے۔ دین محمدی کے ناصروں کی نصرت کر۔ اور ہمیں ان میں سے بنا۔ اپنے رسول مسیح موعود کی مدد فرما۔ اس کے دشمنوں کو ذلیل اور ہلاک کر۔ اپنے وعدوں کو سچا کر کہ تو سچے وعدوں والا ہے ہم پر رحم فرما۔ ہر ایک احمدی کے ساتھ ہو۔ اور اس کی امداد کر اور اس کو قوت عطا فرما۔ اور اُسے حق کے دشمنوں پر فتح دے۔ آمین ثم آمین

سنسکرت لسان الام ہے

لاہور کا ایک اخبار پنجاب سماچار ناگری حروف کی تائید میں بہت دُور تک چلا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ خود اہل عرب و عجم نے اس کو (سنسکرت کو) ام الالسنہ کہا ہے۔ اردو سے بڑھ کر ناگری کے ہندوستان کے لیے مفید ہونے کے واسطے لمبے لمبے مضامین لکھکر ایڈیٹر صاحب نے بہت تکلیف اٹھائی ہے۔ یہ فیصلہ تو نہایت آسانی سے ہو سکتا تھا۔ میں آپ کو ایک راہ بتاتا ہوں۔ آپ ناگری حروف کی تائید میں عملی نمونہ دکھائیں۔ آئندہ اخبار کا پرچہ اردو کے ناگری حروف میں لکھنا شروع کر دیں۔ ابھی سال کا ابتدا ہی ہے۔ خریداروں کے واسطے بھی اخبار کا بند کرنا یا جاری کرنا بہت آسان ہو جاوے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ کی اور آپکے ہم وطنوں کی زبان اردو ہے۔ یا ناگری ہے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگا۔ جس شعر پر آپ نے بہت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی ہمیشہ کے واسطے خاموش ہو جائے گا۔ اہل عرب و عجم کا وسیع لفظ آپ نے خوب بولا۔ عجم کو تو رہنے دیں کیونکہ وہ بہت وسیع ہے۔ عرب کے سوائے سب عجم ہے اور اس میں آپ بھی شامل ہیں۔ عرب ہی کو لیں کہ تھوڑا علاقہ ہے۔ اور اس میں سے چند علماء کا براہ عنایت معہ کتاب و صفحہ حوالہ دیں۔ کہ کس اہل عرب نے سنسکرت کو ام الالسنہ کہا ہے۔

فہرست تو آپ کی وسعت علمی سے ہم کو مل جائے گی۔ کیونکہ معقول بات ہے۔ اور آپ اسکے مدعی ہیں۔ ہاں سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق ایک بات مجھے بھی یاد آئی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ صحیح ہو۔ سو عرض کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ بابا آدم نے اپنی شادی ہند میں کی تھی۔ اور بیوی بیاہنے کو یہاں تشریف لائے تھے۔ پس جب بڑی اماں خود ہند کی تھیں۔ تو سنسکرت ام الالسنہ نہیں۔ تو لسان الام تو ضرور ٹھہری۔ آپنے سنسکرت کی تائید میں حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر وہاں بھی سنسکرت کا تعلق کچھ ایسے ہی وجوہات سے معلوم ہوتا ہے۔ جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

اس میں ہم کو کلام نہیں۔ کہ سنسکرت ہند کی پرانی زبان ہے اور اسکا سیکھنا بعض ضرورتوں کے واسطے خاص شخصوں کو مناسب ہے۔ لیکن قدرت نے جس زبان کو (Dead Language) ڈیڈ لینگویجز یعنی مردہ زبانوں میں داخل کر دیا ہے اس کی پڑھائی اکیڈیا یا ماہران علوم اشیائے قدیم یعنی اینٹی کویریز کے حلقہ تک محدود رکھنا چاہیے۔

گیان ودیا

ہم عصر ستیہ دھرم پرچارک بڑے زور شور کے ساتھ آریہ پترکا کو جوش دلاتے ہیں۔ کہ گیان ودیا کو کنجوروں اور دیگر نیچ انسانوں کے چنگل سے چھڑا کر اعلیٰ اعلیٰ گھرانوں کو زینت بخشنے کے قابل بنا دیا جاوے۔ تو جہاں ایک طرف مہاتما آنند کی بردھی ہوگی۔ وہاں دوسری طرف سوسائٹی کی اخلاقی حالت میں بھی نمایاں ترقی ہوگی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ انتقال جو ستیہ دھرم پرچارک نے تجویز فرمایا ہے۔ آریہ ورت کو اس اخلاقی زینہ کی دوسری سیڑھی پر پہنچا دے گا۔ جس کی پہلی سیڑھی پر سوامی جی کا دیانند نیوگ انتقال کے ذریعہ سے آریہ ورت کو چڑھا گئے ہیں۔

تصدیق بالرویا

۱۵ جنوری سردار خان کی اہلیہ نے خواب دیکھا۔ کہ حکیم شاہ نواز خان ایک مٹی کے برتن میں ایک روٹی جس پر کباب تھے۔ اور اس کو ایک اور روٹی سے ڈھانپا ہوا ہے۔ اور کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے لے جا۔ اس نے روٹی لے لی۔ اور روٹی لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مکان پر پہنچے۔ وہ مکان بجانب مغرب ایک باغ کے پاس تھا۔ اس جگہ میری بیوی گئی۔ دیکھا کہ حضرت ابراہیم کی بیوی بیٹھی ہوئی ہے۔ میری بیوی نے پوچھا۔ کہ حضرت صاحب کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ جواب ملا۔ کہ تم کو نہیں ملے۔ میری اہلیہ نے جواب دیا۔ کہ میں پہچانتی نہیں تھی۔ حضرت ابراہیم کی بیوی نے جواب میں کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت لوط علیہ السلام کے گھر لے جا۔ اور وہاں کچھ چند لڑکیوں کو نصف روٹی معہ کباب کھلا دی۔ اتنے میں جانب مغرب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام آگئے۔ بہت اونچا قد۔ سفید لباس۔ بھاری پگڑی۔ سیاہ داڑھی۔ گورا رنگ۔ ایسا خوبصورت آدمی میں نے اپنی حیات میں کبھی دیکھا ہی نہیں۔ حضرت ابراہیم صاحب نے جن کے ساتھ ان کے والد بھی تھے۔ سیاہ رنگ۔ چھوٹا قد۔ منہ پر ماتا کے داغ۔ اور میری اہلیہ کو کہا کہ تو کون عورت ہے۔ جواب دیا۔ میں حکیم شاہ نواز صاحب کی بہاوجہ ہوں۔ آپکے پاس روٹی لائی ہوں۔ خفا ہو کر بولے۔ تمہارا کوئی بھائی نہیں ہے۔ میں نے جواب میں کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے۔ ابراہیم صاحب نے جواب میں کہا۔ وہ اللہ کے ہیں۔ میں نے کہا نہیں اپنا تو نہیں ہیں۔ بلکہ وہ اللہ کے ہیں۔ حضرت ابراہیم صاحب نے کہا کہ (کیا آدمی بہت بُرا ہوتا ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ حضرت مرزا غلام احمد کا ماننا ضروری ہے۔ اور وہ اس زمانہ میں دین کا خوب کام کر رہا ہے۔ (راقم برادر حکیم صاحب)

رسید زر

تاریخ	نام	رقم
دسمبر ۱۹۰۵ء	میاں احمد الدین صاحب	[illegible]
"	میاں فضل الٰہی صاحب	[illegible]
"	حکیم نور محمد صاحب	[illegible]
"	نعمت خان صاحب	[illegible]
"	معرفت ناگپور آڈٹ آفس	[illegible]
۲ جنوری ۱۹۰۶ء	احمد اللہ صاحب	[illegible]
۴ "	نور محمد صاحب کوارٹر ماسٹر	[illegible]
"	حافظ ملک محمد صاحب	[illegible]
"	منشی احمد بخش صاحب	[illegible]
"	محمد یوسف صاحب	[illegible]
"	معراج الدین صاحب	[illegible]
"	زمان علی صاحب	[illegible]
"	محمد مشتاق صاحب	[illegible]
"	جمیل احمد خان صاحب (بطور امانت)	[illegible]
"	غلام نبی صاحب	[illegible]

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت۔ حسن خاتمہ۔ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گذشتہ اشاعت سے آگے

ایسے شخص کے لئے جو تعصب نہ رکھتا ہو حضرت اقدس کے نشانات اللہ ہیں۔ ہندوستان کو ایک باخدا انسان ماننے کے لئے اس ایک ہی نشان میں کافی ثبوت ہے۔ یعنی ہم دنیا میں یہ عام نظارہ دیکھتے ہیں کہ جس شخص کو کسی سے بہت محبت اور اخلاص ہوتا ہے وہ اس کے لئے ہر ایک جنس کے ذرائع وسائل استعمال کرتا ہے جن کو اس نے سب سے زیادہ بہرہ مند ہوتا ہے۔ اب ہم ایک طرف تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جب مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر پائی۔ تو ان کو اس سے ایسا صدمہ ہوا۔ کہ بلا مبالغہ ان کے عالمین کو جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ ایسا صدمہ نہ ہوا تھا۔ دوسری طرف جو معالج تھے۔ وہ ہر قسم کے حیلہ استعمال کر چکے ہیں۔ بعد دو ایک ساعت کے تک اسی تدبیر میں لگے رہے۔ کہ ان کی طاقت بگڑے اور جسم میں حرارت غریزی قائم ہو اور ہوش آوے۔ آخر ناچار ہو کر انہوں نے اپنی عاجزی کا اعتراف کیا۔ اس روحانی باپ کے سامنے کیا۔ جس کا کہ ایک نازک اور لائق فرزند جو دینی خدمات میں اول نمبر پر تھا اور خدا کی طرف سے مسلمانوں کا لیڈر ہونے کا خطاب بھی پا چکا تھا۔ ایسی حالت اضطرار میں جو کچھ حضرت اقدس سے نمونہ میں آیا۔ وہ ان کی اصلی قلب کی حالت ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے اسے اس عظیم الشان نشان ماننا ضروری ہے۔ ہم نے بحیثیت طبیب صدہا بلکہ ہزارہا اپنے عزیز ایسی نازک حالت میں دیکھے ہیں۔ اور ان کے لواحقین جب اپنے مریض کی آخری حالت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ (جیسے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی حالت تھی) اور اکثر ڈاکٹر یا معالج طبیب کے چہرہ پر بھی مایوسی کے آثار دیکھتے ہیں۔ تو ان کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ان کو کچھ نہیں سوجھتا۔ اور اکثر مریض کے مرنے سے پہلے گویا کہ خود مر جاتے ہیں۔ مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر سے مولوی صاحب سے ہر ایک محبت رکھنے والے کو جو اس وقت قادیان میں موجود تھے۔ (جو بلحاظ بشریت کے ضروری تھا) وہ گویا کہ دم واپسین کی گھڑی تھی۔ دنیاوی رشتہ داران کے لحاظ سے ان کے سب سے زیادہ [illegible] والدین تھے۔ اور ان کی دو نو بیویاں [illegible] دی تھی۔ جو ہم عام طور پر لوگوں میں [illegible]

اور چلانے کی آواز آتی تھی۔ اور وہ ایسے اس غم میں مبتلا تھے کہ گویا کہ اپنی طرف سے اس عزیز کے لئے سب وسائل علاج کے منقطع کر بیٹھے ہیں۔ مگر ادھر ہم نے اس خدا کے فرستادہ کا حال دیکھا کہ جیسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ کہ سب سے زیادہ صدمہ ان کو محسوس ہوا۔ ہم ان کے چہرہ کو پڑھ سکتے تھے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر ہم میں سے کوئی ہوتا۔ اور اس کے دل میں وہ محبت ہوتی جو حضرت اقدس کو جو اس مرحوم سے تھی۔ تو وہ اس خبر کو سنکر غش کھا جاتا یا چیخیں مار کر مدہوش ہو جاتا۔ مگر آپ نے اپنے صبر اور استقلال کا وہ نمونہ دکھایا۔ کہ جس کی نظیر دنیا میں صدہا سال سے مفقود ہو چکی تھی یعنی آپ کوئی لفظ حسرت یا یاس کا زبان پر نہ لائے۔ اور اس پایہ کی دم واپسین کی گھڑی میں انہوں نے اپنے ایمان اور خدا تعالے سے سچی محبت اور اس کی رحمتوں اور اس کے فضل سے ایک کامل امید کا وہ نمونہ دکھلایا۔ کہ اس سے سب شکستہ دلوں کی ایک ڈھارس بندھ گئی۔ عام طور پر تو طبیب بیمار و بیمار کے متعلقین کی تشفی کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر میں سچ کہتا ہوں۔ کہ قریب تھا کہ صدمہ سے ہماری کمر ٹیڑھی ہو جاتی۔ مگر حضرت اقدس نے اپنی قوت قدسیہ سے ہماری کمر دن کو سیدھا کیا اور ہم کو پھر سہارے سے عزم اپنا مضبوط کیا۔ اور خود اس منعم حقیقی کی جناب میں دعا میں مصروف ہو گئے۔ یہ گویا کہ آپ پر ایک بھاری ابتلا کا انتہا تھا۔ مگر آپ کی ثابت قدمی اور استقلال کو دیکھ کر رحمت الٰہی نے اس جوش سے نزول کیا۔ کہ ایک آن کی آن میں اس مردہ میں کہ جس نے قریباً سات گھنٹے سے ہاتھ پاؤں نہ ہلایا تھا۔ اور جس کے ہاتھ اور پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہو چکے تھے۔ اور نبض بھی الوداع کہتی جاتی تھی۔ نئے سرے سے جان ڈالدی۔

میں ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کے دوران علالت میں ہم نے بے اندازہ نشانات دیکھے۔ جن سے کہ اس خدا کے مسیح پر ہمارا ایمان پہلے سے کئی سو گناہ زیادہ مضبوط ہوا۔ اور ہم نے اس ایمانی حلاوت کو اپنے اندر اس طرح سے محسوس کیا۔ کہ گویا کہ ہمارے جسم کے ہر ایک ذرہ میں انوار سماوی اور برکات الٰہی کی ایک تجلی جس سے ہمارے ہر رگ و ریشہ نے ایک لذت اٹھائی۔ گویا کہ ہم نے اس زندہ خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ جس کی طرف اس کا مسیح کل اہل دنیا کو بلا رہا ہے۔ (الحمد للہ ثم الحمد للہ)

ہوس نہ اد جلوہ نمودست گر آن سیہ پذیر

اور واقعات کو تو میں بعد میں پیش کروں گا۔ مگر میں اس ایک واقعہ کی طرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اندر کے گند اور آلائش کو دور کرے۔ اور وہ اس نور معرفت کو حاصل کر لیں۔ جس سے ان کے اندر کی سب تاریکیاں دور ہو جاویں اور وہ اس خدا کو پالیں جس کے لئے ابتدائے آفرینش سے لیکر اب تک ہر ایک اہل بصیرت تڑپ رہی ہے۔ اور سب اکابر نے ہم کو یہی بتایا ہے۔ کہ اس نعمت عظمیٰ کو پا کر پھر کسی بات کی آرزو نہیں رہتی۔ اور یہ وہ شربت ہے۔ کہ اس کو پینے کے بعد پھر کبھی پیاس نہیں لگتی۔ اور یہ وہ خوان ہے۔ کہ جس سے بہرہ ور

ہو جانے کے بعد پھر اور کسی چیز کی بھوک ہی نہیں رہتی۔ [illegible] وصال ہے۔ کہ اس کے بعد فنا نہیں۔ اور قوت باقی نہیں رہتی۔

چشم دل از کہ چو کردہ باز
سرد گردد بر آدمی ہمہ آز

اب اگر اس نا کو ہی پانا مقصود ہے۔ تو ہم کو قرآن سے اور تاریخ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیشہ سے یہی سنت اللہ چلی آئی ہے۔ کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہمیشہ بشر رسول ہی آتے ہیں۔ اب غور کرو۔ جیسے کہ روحانی ظلمت اس وقت دنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ کیا پہلے بھی کبھی ایسی تاریکی جہان میں تھی۔ آج چالیس کروڑ انسان دنیا میں موجود ہیں۔ جو ایک عاجز انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس فرد اکمل اور افضل البشر اور خیر الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس زمانہ میں وہ وہ توہین آمیز الفاظ مخالفین مذہب استعمال کر رہے ہیں۔ کہ ان کو سننے سے ایک مومن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس امت میں سے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر امت کہا تھا۔ کئی لاکھ انسان مرتد ہو چکے ہیں۔ اور بجائے کہ وہ کوئی خدمت اسلام کرتے۔ مخرب اسلام بنے ہوئے ہیں۔ اب اے خدا کو چاہنے والے لوگو۔ اور اس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے والو۔ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ امت میں سے کسی کو منتخب کرے۔ کہ وہ اعلائے کلمہ اسلام کرے اور جو اپنی طہارت باطنی اور تعلق باللہ سے اسلام کے ایک مذہب ہونے کا ثبوت اور دلیل اپنے اندر رکھتا ہو۔ بھائیو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرے گا۔ اور ایسا ہی قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس دین کی رسول اللہ کے بعد خلفائے رسول سے تائید ہوتی رہے گی۔ تو اب صدی کے سر پر بھی ۲۴ سال گذر گئے ہیں۔ کیا اگر وہ اب بھی وہ مصلح نہ آئے گا۔ تو پھر کس وقت آئے گا۔ اسلام تو مخالفین کے نرغے میں اس طرح پھنسا ہوا ہے۔ کہ اب بھی اگر خدا کی طرف سے نصرت نہ ہو۔ تو پھر اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا۔

پس از آن کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

اب اگر ہمارے جیسے بشر نے ہی رسول ہو کر آنا تھا۔ اور اس امت سے ہی ہونا تھا۔ جیسے کہ حدیث **امامکم منکم** سے ثابت ہے۔ تو پھر ذرا دائیں بائیں آگے پیچھے نظر مارو۔ کہ کون ہے۔ جو وہ تعلق محبت اور قرب الٰہی کا رکھتا ہے۔ جو اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارہ پر لگا دے۔ اپنے قرب و جوار میں نہیں۔ تو اپنے شہر میں نظر مارو۔ اپنے شہر میں نہیں تو اپنے صوبہ میں نظر مارو۔ اپنے صوبہ میں نہیں۔ تو اپنے ملک میں نظر مارو۔ اپنے ملک میں نہیں۔ تو کل جہان پر نظر مارو۔ اور اگر آپ کو اب بھی وہ مبارک وجود نظر نہیں آتا تو ادھر آؤ۔ میں تم کو بتاتا ہوں۔ کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہی ہے۔ خدا کا برگزیدہ اور سچا خلیفہ و نائب رسول۔ وہی ہے۔ جو اپنے سینہ میں اس امت محمدیہ کے لئے ایک جوش رکھتا ہے۔ کہ جس کی نظیر دنیا بھر میں نہیں۔

وہی ہے

کہ جو اس دین کے لیے اور اعلائے کلمہ اسلام کے لیئے اپنے اندر ایک ایسی حرارت رکھتا ہے۔ کہ وہ قریب ہے۔ کہ باطل کو کھا جاوے وہی ہے۔ کہ اسلام کے روشن چہرہ سے جہاد کا داغ مٹانے کے لیئے آیا ہے۔ جو نادان دشمنوں نے لگانے کی کوشش کی ہے اور وہی ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لیئے ایک قطرہ خون کو گرانا بھی ضروری نہیں سمجھتا۔ وہی ہے۔ کہ جو اپنے دلایل اور براہین سے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ملے ہیں تمام دنیا میں پھر اسلام پھیلائے گا۔ اور اسلام اور قرآن اور محمدؐ عربی کے چہرہ کو دنیا پر ایسا روشن کرے گا۔ کہ وہ اس آخری زمانہ میں ایک آفتاب کی طرح چمکے گا۔ تاکہ ہر کوئی اس کا منہ دیکھ لیگا۔

بمقتاین ابر نصرت را دہندت اے اخی مدنہ
فضائے آسمان ہست این بہر حالت شود پیدا

یہ وہی ہے۔ کہ جو مُردوں کو زندہ کرنے کے لیئے آیا ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ و رسولہ اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں مُردہ تھا۔ اس نے مجھے زندہ کیا ہے اور میرے ساتھ اور صدہا مُردہ تھے۔ جو کہ اس کے ہاتھ پر زندہ ہوئے ہیں۔ وہ اپنے نفوس پر آپ شاہد ہیں۔ اس لئے اے ہمارے دوستو اور بھائیو! اگر تم واقعی اپنی رُوحانی موت کو محسوس کرتے ہو۔ تو اس کے پاس آؤ۔ یہ تم کو زندہ کریگا۔ اور تم اس زندہ خدا کا منہ دیکھو گے۔ کہ جس کو نہ پہنچاننے کے لیے یہ مردنی تم پر چھائی ہوئی ہے۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(باقی آئندہ - انشاء اللہ تعالیٰ)

مدرسہ کے متعلق نئی تجاویز

اس سال کے اخیر میں مدرسہ کی حالت خاص طور پر زیر بحث آ چکی تھی۔ پہلا سوال یہ در پیش تھا۔ کہ آیا جس صورت میں ہمارے سلسلہ کی اصل غرض اشاعت و تبلیغ الاسلام و المعارف دین ہے۔ موجودہ مدرسہ کا قیام جس میں مروجہ تعلیم انٹرنس تک دی جاتی ہے۔ کہاں تک اس سلسلہ کے مقاصد کی تکمیل کا موید ہے۔ اور دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ آیا اس مدرسہ کے ذریعہ سلسلہ کی اصل غرض بھی پوری ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ یہاں سے ایسے اشخاص نکلیں۔ جو اعلے درجہ کے علوم عربیہ و دینیہ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور دوسری طرف یورپ کی کوئی سی زبان مثلاً انگریزی فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ جانتے ہوں۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام نہ صرف ہندوستان میں ہی بلکہ ہندوستان سے باہر بھی ہو سکے۔ ان دونوں سوالوں پر جماعت احمدیہ قادیان میں خوب بحث ہو چکی تھی۔ مگر اخیر فیصلہ بموجب منشائے حضرت امام علیہ السلام ایام تعطیلات دسمبر تک ملتوی رکھا گیا تھا۔ تاکہ اس وقت جب مختلف احباب مختلف احمدی جماعتوں کے جمع ہوں۔ تو ان میں بھی ان ہر دو سوالوں کو پیش کر کے ان کی رائے لی جاوے۔ اور ان سوالوں کے ہر ایک پہلو پر غور کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جاوے۔ چنانچہ یہ امر تین دن برابر جلسہ میں پیش ہوتا رہا۔ اور بہت سے احباب نے اس پر بحث کرنے میں حصہ لیا۔ سوال اول کے متعلق یہ امر قرار پایا۔ کہ اگرچہ مروجہ تعلیم اس سلسلہ کے خاص اور ممتاز اغراض میں سے ایک غرض نہ ہو۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اس سلسلہ کے چھوٹے بچوں کو ایسے طور پر تیار کرنا کہ وہ زمانہ کی طرح طرح کی زہریلی اثروں سے محفوظ اور اصول اسلام پر مضبوط اور قرآن شریف اور مسایل دینیہ سے واقف اور مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دینے کے قابل اور باطل اصولوں کی تردید پر قادر ہوں۔ اور پھر ساتھ ہی اس کی عملی زندگی ان کی ایک سچے مسلمان کی ہو۔ یہ اس سلسلہ کی ایک خاص غرض ہے کیونکہ یہ بچے جب یہاں سے تعلیم پا کر نکلیں گے۔ تو خواہ وہ حافظ نہ ہوں۔ اور زبان عربی میں کامل مہارت نہ رکھتے ہوں۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ وہ ایسے مسلمان ہوں گے۔ جو دوسرے مسلمانوں کے لیئے اور غیر مسلمانوں کے لیئے نمونہ ہوں گے۔ احمدی جماعت کا اور خود ان کا وجود ہی دوسروں کے لیئے وعظ ہوگا۔ علاوہ ازیں جماعت احمدی کی یہ ایک بڑی اور عظیم الشان ضرورت ہے۔ کہ جس صورت میں یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اور خدائے تعالےٰ کے اس کو بڑی بڑی ترقیاں دینے کے وعدے ہیں۔ تو اس صورت میں اس سلسلہ کا اپنا ایک مدرسہ ہی ہونا چاہیئے۔ بلکہ کالج بھی ہونا چاہیئے کیونکہ جس صورت میں دین کے لیئے ایک جماعت کی ہی ضرورت ہے اور کل کی کل جماعت ایک ہی کام میں نہیں لگ سکتی۔ تو اس صورت میں اپنے مدرسہ کے نہ ہونے کی حالت میں جماعت مجبور ہوگی۔ کہ اپنے بچوں کو دوسرے مدرسوں میں بھیجے یعنی مشن کے مدرسے یا سرکاری مدرسے۔ جہاں شدہ تعلیم دین کی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی زہریلی ہواؤں کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور یہ امر ایک اتنی جماعت عظیم الشان جماعت میں سخت قابل افسوس ہوگا۔ بلکہ اس جماعت کو تو ابھی اس کام کے لیئے طیار رہنا چاہیئے۔ کہ جیسے جیسے اس کی تعداد میں ترقی ہو جاوے۔ جا بجا مدرسے تعلیم کے لیئے قائم ہوتے چلے جاویں۔ اور مرکزی مقام میں ایک کالج یا یونیورسٹی ہو۔ پس ساری جماعت میں ایک مدرسہ کا بھی نہ ہونا ایک ایسا امر ہوگا جو اس جماعت کے لیئے سخت افسوس کا موجب ہوگا۔ لہذا با تفاق رائے جلسہ یہ امر قرار پایا۔ کہ ضروری ہے۔ کہ ہمارا یہاں میں ایک مدرسہ سرکاری تعلیم دینے کے لئے اور سرکاری قواعد کی موجب چلنے والا ہو تا مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ احمدی جماعت کے بچے یہاں رہ کر سچے احمدی بن کر دکھلاویں اور دنیا کے ساتھ دین میں بھی ترقی کریں چنانچہ اس کی عملی نظیریں اس وقت بھی موجود ہیں۔ کہ جو طالب علم یہاں سے انٹرنس پاس کر کے نکلے ہیں۔ وہ اپنی عملی زندگی میں اور اپنی دینی ترقی میں کالجوں میں ایک ایسا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ جو واعظ سے بڑھ کر کام دے رہا ہے۔ مگر اس ضرورت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ہی منتظمین مدرسہ کے توجہ دلانے پر کہ باوجودیکہ پانچ سال کے عرصہ میں جماعت چند ہزار سے دو تین لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ مگر تعداد طلبار میں ایسی ترقی نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ کسی قدر جماعت کی بے توجہی ہے ان امور کے پیش کرنے پر کل جماعت نے باتفاق اس ضرورت کو بھی تسلیم کیا۔ کہ کل کی کل جماعت اور ہر فرد واحد کا جو اپنے آپ کو اس جماعت میں سمجھتا ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو کسی دوسرے مدرسہ میں تعلیم نہ دیں۔ بلکہ کل کے کل اسی جگہ تعلیم کے لیئے بھیجیں۔ کیونکہ جس صورت میں ضرورت قیام اس مدرسہ کی یہی ہے۔ کہ احمدی جماعت کا اپنا مدرسہ ہو۔ تو پھر اگر احمدی جماعت کل کی کل اپنے بچوں کو اس جگہ بھیجنے کے لئے تیار نہیں تو اصل غرض ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جس قدر حاضرین اس جلسہ میں موجود تھے۔ ان سب نے اس ضرورت کو تسلیم کر کے یہ عہد کیا کہ وہ اپنے بچوں کو اسی مدرسہ میں تعلیم کے لئے بھیجنے کا انتظام کریں گے۔ اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی ترغیب دیں گے۔ اور مجبور کریں گے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو انٹرنس تک تعلیم کے لیئے اسی جگہ بھیجیں۔

قبل اس کے جو میں دوسری تجاویز کو بیان کروں میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہر قسم کے بچوں کے لیئے جو یہاں آئیں گے۔ کیا انتظام سوچا گیا ہے۔ جو بچے بارہ سال کی عمر تک پہنچ گئے ہیں۔ وہ تو بورڈنگ ہوس میں زیر نگرانی دو سپرنٹنڈنٹوں کے رہیں گے۔ جیسا کہ آج کل انتظام ہے ہاں لڑکوں کی تعداد میں زیادتی کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ اور رکھے جا سکتے ہیں۔ چھوٹے بچے جو زیادہ خبر گیری اور زیادہ نگرانی کے محتاج ہیں۔ ان کے متعلق حسب حیثیت دو قسم کا انتظام کیا جاویگا۔ جن کے والدین اپنے بچوں کی پوری اور عمدہ نگرانی کے لیئے کافی روپیہ دے سکتے۔ ان کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ان کی مدرسہ میں پڑھائی کے علاوہ ایک پراکٹر یعنی الگ نگران ان کا رکھا جاوے۔ ہر پانچ یا چھ بچوں پر ایک ایسا پراکٹر موجود ہوگا جس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر وقت ان بچوں کے ساتھ رہے اور ہر طرح پر ان کی خبر گیری اعلیٰ تعلیم کے لحاظ سے۔ صحت کے لحاظ سے کھانے کے لحاظ سے۔ نمازوں کے لحاظ سے۔ ورزش کے لحاظ سے۔ وہ ان کے لئے بطور ایک شفیق باپ کے ہوگا۔ اور ان کو باہر سوزوں اوقات میں سیر کے لیئے بھی لیجائیگا۔ اور پڑھائی میں بھی ان کو مدد دیگا۔ یہ صورت ایسی ہوگی۔ جس پر والدین کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا اطمینان ہو۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ایسے آدمی جو اس طرح پر بچوں کو اپنے بچے سمجھ کر ان کی تعلیم اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اور عمدہ طور پر شروع سے ان کی تربیت کریں ہمیں میسر آ جاویں گے۔ چونکہ ایسا آدمی صرف ایک معقول تنخواہ پر مل سکتا ہے۔ اس لئے شروع میں کم از کم تین ایسے طالب علم ہونگے۔ تو یہ انتظام کیا جاویگا۔ ایسے بچوں کے لئے پانچ یا پانچ چھ چھ کے لئے مکان بھی الگ ہوگا۔ اور تین روپیہ فی بورڈر کے حساب سے معمولی اخراجات کے علاوہ فیس لی جاوے گی۔ دوسری قسم کے وہ چھوٹے بچے ہوں گے۔ جن کے والدین اس قدر فیس نہیں دے سکتے۔

ان سے معمولی فیس بورڈنگ ہوس کی لی جاوے گی۔ مگر ان کی نگرانی کا انتظام خاص کیا جاوے گا۔ یعنی ہر دس یا بارہ لڑکون کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ ہوگا۔ جو ان کی صحت اور تربیت کا خیال رکھیگا۔ مگر ان کی تعلیم صرف معمولی مدرسہ کی تعلیم ہوگی۔ بڑی عمر کے بچون کے لیئے ایک وسیع بورڈنگ ہوس موجود ہے۔ جس کے قواعد پہلے شائع ہو چکے ہین۔ البتہ اس قدر امر بیان کر دینے کے قابل ہے کہ بعض احباب نے یہ کہا تھا۔ کہ غربا اور عموماً زمیندار اس قدر بوجھ نہین اٹھا سکتے۔ سو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اول تو بورڈنگ ہوس مین دو یا تین قسم کا کھانا پکتا ہے۔ اور ہر ایک بورڈر کے لیئے یہ امر اختیاری ہے۔ کہ وہ جس قدر خرچ دے سکتا ہے۔ اسی قسم کا کھانا کھاوے۔ علاوہ ازین ہم یہ بھی انتظام کر سکتے ہین۔ جیسا کہ بعض احباب کی خواہش تھی۔ کہ زمیندارون کے لیئے بجائے نقدی کے بچون کا خرچ آئے۔ اور دال اور گھی کی صورت مین دینا آسان ہوتا ہے۔ سو جو احباب پسند کرین۔ وہ یہ انتظام کر سکتے ہین۔ کہ اپنے بچون کا خرچ مثلاً چھ ماہ یا سال کے آٹے یا دال اور گھی وغیرہ کی صورت مین یہان بھیجدیا کرین۔ اس صورت مین ان کو خرچ خوراک کچھ نہ دینا پڑیگا۔ صرف زائد اخراجات مثل بالن وغیرہ اخراجات اور باورچیخانہ اور دھوبی وغیرہ کے خرچ یا فیس باقی رہ جائے گی۔ یہ تجویز عموماً زراعت پیشہ احباب کے لیئے بہت مفید ہو سکتی ہے۔

مین یہ بھی کہنا چاہتا ہون۔ کہ یہ ابتدا ئے سال ہے اور یہی وقت بچون کے بھیجنے کا ہے۔ جن احباب کے بچے کسی مدرسہ مین تعلیم پاتے ہون یا اگر تعلیم نہ پاتے ہون۔ اور وہ انہین تعلیم دینا چاہتے ہون۔ تو انہین چاہیئے۔ کہ فی الفور ماہ جنوری کے ختم ہونے سے پہلے ان کو اس جگہ تعلیم کے لیئے بھیجدین۔ ہمارے ملک مین ایک عجیب غلط خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ بچون کی تعلیم کے لیئے خرچ دینے مین والدین اکثر تنگدلی سے کام لیتے ہین۔ اور ان کی شادیون وغیرہ کے وقت اسراف سے زیر بار ہوتے ہین۔ سچ بات یہ ہے۔ کہ وہ وقت ان کی اپنی نمود کا ہوتا ہے۔ ورنہ اگر صرف اولاد کی بہتری منظور ہو۔ تو بیاہ کا فکر کرین نہ کرین۔ اول فکر عمدہ تعلیم کا ہونا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تعلیم کی غرض محض یہی نہین کہ انٹرنس پاس کر کے نوکری کی تلاش مین لگ جاوین بلکہ ہر ایک انسان کے لیئے کسی قدر تعلیم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور اسی لیئے اس سال مدرسہ مین دوسری شاخ ایسی کھول لی گئی ہے۔ جس مین مروجہ تعلیم کو کم کر کے عربی اور دینیات کی تعلیم پر زور دیا جاوے گا۔ اور اس کے ساتھ طب سکھائی جاوے گی۔ یا کوئی اور پیشہ۔ مگر اس کے لیئے ابھی کوئی انتظام نہین۔ اگر جماعت کو اس طرف توجہ ہوئی۔ تو انشاء اللہ ایک دو سال مین سب انتظام خود بخود ہو جائے گا۔ جب ضرورت والے پیدا ہوتے ہین۔ تو سامان بھی اللہ تعالیٰ ان کے لیئے پیدا کر دیتا ہے۔ اگر قوم اس امر پر اتفاق کرے۔ کہ کل کے کل بچے قوم کے اسی جگہ تعلیم پاوین۔ خواہ وہ مروجہ سرکاری تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہون اور خواہ اُردو کی تعلیم کے ساتھ عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہون۔ تو مدرسہ انشاء اللہ چند ہی دنون مین ایک حیرت انگیز ترقی دکھائے گا۔ گذشتہ سالانہ جلسہ مین اکثر احباب نے اس قدر زور اس تجویز پر دیا تھا کہ قوم کے کل بچے اسی جگہ تعلیم پاوین۔ کہ جو لوگ اپنے بچون کے لیئے یہان نہ بھیجنے کی کوئی مجبوری بھی ثابت کرین۔ ان پر بھی لازم ہوگا۔ کہ جس قدر فیس مدرسہ کی کسی دوسری جگہ وہ دیتے ہین۔ اسی قدر فیس اس مدرسہ مین بھی ادا کرین۔ چنانچہ ہمارے ایک معزز دوست نے اسی وقت اس پر عمل بھی کر دیا۔ اور اپنے بچون کی فیس ماہوار اس سکول مین داخل کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر مین سمجھتا ہون۔ کہ سوائے شاذ و نادر حالات کے کوئی امر اس راہ مین روک نہین ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے احباب اپنے بچون کو اسی جگہ تعلیم کے لئے بھیجین۔

یہ امر بھی قابل تذکرہ ہے۔ کہ پچھلے سال کے اخراجات مدرسہ کے آٹھ ہزار روپے کے قریب ہین۔ مگر اس سال کئی قسم کے زائد اخراجات کو مدنظر رکھ کر جو طلبا کے بڑھ جانے کی وجہ سے پیش آوینگے۔ اور نیز دیگر وجوہات کے سبب پندرہ ہزار روپیہ کا بجٹ ہمارے معزز احباب نے جو اسی جگہ جمع ہوئے تھے۔ تجویز کیا ہے۔ خرچ کے اس قدر بڑھ جانے کے کئی وجوہات ہین۔ اول یہ کہ مدرسہ کے سٹاف کو ضرورت زمانہ کے مطابق کرنے کے لیئے ان کا ترقی کرانے اور بعض ٹرینڈ مدرسین کو لینا ضروری سمجھا گیا۔ جو ایک بڑی وجہ معقول خرچ کے بڑھ جانے کی ہوئی ہے۔ پھر دوسری وجہ عمارت کی ہے۔ کیونکہ جس صورت مین کل جماعت کے بچون نے اسی جگہ تعلیم حاصل کرنی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اس کے مطابق بورڈنگ ہوس کو بھی وسیع کیا جاوے۔ اور مدرسہ کی عمارت مین بھی توسیع کی ضرورت پیش آئے گی۔ تیسری ضرورت نئی شاخ دینیات کا کھلنا ہے۔ اور بھی بعض وجوہات ہین۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہین۔

اب مین ساری جماعت کو متوجہ کرتا ہون۔ اور ہر ایک شہر کی جماعتون کے اعلیٰ ارکان اور کارکن ممبران کی خدمت مین خاص طور پر عرض کرتا ہون۔ کہ جس صورت مین اس مدرسہ کا قیام محض اس لیئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جماعت کے بچے اس جگہ تعلیم حاصل کرین۔ اور اس مدرسہ کو جماعت احمدی کی اہم ضروریات مین سے ایک ضرورت قرار دیا گیا ہے۔ تو اس ضرورت کو اب عملی طور پر تسلیم کرنا چاہیئے۔ زبان سے صرف اتنی بات کہدینے سے کہ اس مدرسہ کا قیام جماعت کے لیئے نہایت ضروری ہے۔ کچھ نہین بنتا۔ اب عمل کا وقت ہے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہین۔ کہ آپکے بچے سچے مخلص احمدی اور عملی زندگی مین دنیا کے لیئے نمونہ بنین تو ان کی عمرون کو ضائع نہ کرین۔ اس وقت آپکے اہم فرائض مین سے جو اولاد کے متعلق ہین یہ ہے۔ کہ آپ ان کی تعلیم اور تربیت کے اس پہلو کو اختیار کرین جس سے وہ آئندہ نسلون کے لیئے ہادی بنین۔ اگر آپ نے ان فرائض کو اس حد تک محدود سمجھ لیا ہے۔ کہ آپ ان سے اس قدر محبت کرین کہ وہ آپ سے جدا نہ ہون۔ تو آپنے سخت غلطی کھائی ہے۔ ایک قوم جو اس وقت ہمہ تن دنیا مین مصروف اور دنیا پر جھکی ہوئی ہے۔ وہ بھی اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت کو اس قدر مقدم سمجھتے ہین۔ کہ ایک ماں کو اپنے چھوٹے پیارے بچے کو تعلیم کی خاطر جدا کرنا کچھ بھی دل کو دشوار معلوم نہین ہوتا۔ مین پھر کہتا ہون۔ کہ اولاد سے ایسی محبت کرو جس سے ان کی آئندہ زندگی سنورے۔ اور ایسی محبت نہ کرو جو ہمیشہ کے لیئے ان کو تباہ کر نیوالی ہو۔ یہ تو وہ وقت تھا۔ کہ اگر یہان دینی تعلیم کا کوئی انتظام نہ بھی ہوتا۔ تو بھی آپ لوگ اپنے بچون کو اس جگہ بھیجتے۔ اور ان دنون کو غنیمت سمجھو۔ کہ خدا کا برگزیدہ مسیح ابھی تک ہمارے درمیان ہوتا۔ وہ تمہارے بچے کیسے خوش قسمت ہون گے جو اب بھی کہہ سکتے ہین۔ کہ ہم نے مسیح کے زیر سایہ جو تعلیم پائی ہوئی ہے۔ اور اس کی مجلسون مین اکثر بیٹھے ہین۔ اور اس کی پیارے حکمت بھرے کلمات کو سنا۔ اور اس کے کامل نمونہ کو دیکھا ہے۔ دوستو! مین سچ کہتا ہون۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ صدق دل سے کہتا ہون کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہین آئیگا۔ پھر اس وقت تم ایسا نہین۔ اور عجیب قلق ہوگا۔ جبکہ تمہاری آنے والی نسلون کو یہ فخر نہ ہوگا۔ پس خدا کی ان نعمتون کی قدر کرو۔ اور سستی اور کاہلی اور جھوٹی محبتون سے اپنی اولاد کی عمر کو ضائع مت کرو۔ اگر تم نے اولاد کو یہ زمین پر قربان کر دیا۔ تو وہ اولاد تمہارے لیئے ابدی خوش قسمتی کا موجب ہوگی۔ ورنہ تم نہین جانتے کہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد کیسی نکلے اور کیا کام کرے۔ اپنی طرف سے کوشش کرو اور پوری سعی کرو۔ کہ تمہاری اولاد نیک صحبت مین رہے۔ پھر دل خدا کے ہاتھ مین ہے وہ جس طرح چاہے ان کو چلاوے۔ اخیر مین مین یہی کہنا چاہتا ہون کہ یہ ابتدا ئے سال ہے۔ اور یہی وقت ہے جو لڑکون کو یہان بھیجنا زیادہ مفید ہے۔ تاکہ شروع سال سے انکی تعلیم ہمارے کورس کے موافق ہو۔ اور تاکہ ان کی پہلی تعلیم کی کمی پوری کرنیکے لیئے کافی وقت ملے۔ نیز صاحب انسپکٹر صاحب نے مدرسہ کی حالت قابل تعریف کہی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس وقت تک احمدی جماعت کے تین چار سو لڑکے یہان موجود ہون۔ اس سے جماعت کی عمدہ حالت کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ دوسرے سوال کا جواب مین ایک حد تک دے چکا ہون۔ یعنی واعظین اور مبلغین کی ایک جماعت پیدا کرنیکے لیئے یہ مدرسہ کہان تک کام دے سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ پنجم پرائمری تک تو تعلیم موجودہ رہے اس کے بعد دو شاخین مدرسہ کی ہون۔ ایک مروجہ تعلیم کی شاخ جس کے ساتھ لڑکون کو بقدر کیسو افق عربی اور دینیات کی تعلیم لازم ہوگی۔ اور دوسرے دینیات کی شاخ۔ اس دینیات کی شاخ کو ہم بہت ترقی دینا چاہتے ہین۔ اور اس کے متعلق یہ تجویز ہے کہ یہان سے ایسے لوگ پیدا ہون۔ جو علوم دینیہ کو پورے طور پر حاصل کرین۔ اصول علم کلام سے اچھے واقف ہون اور عربی زبان مین اس قدر مہارت رکھتے ہون کہ اس زبان مین لیکچر دے سکین اور مضمون لکھ سکین۔ پھر اس کے ساتھ دو صورتین ہین۔ جو لوگ صرف اس ملک کے لیئے بطور واعظ تیار کئے جاوین۔ ان کو اس قدر عربی اور دینیات کی تعلیم کیساتھ طب سکھائی جاوے۔ یا بعض اور پیشے اور سنسکرت وغیرہ زبانین بھی سکھلائی جاوین۔ اور جو لوگ بیرونی ممالک کے لئے تیار کئے جاوین گے۔ ان کو کوئی ایک یورپ کی زبان جیسے انگریزی یا فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ یا جو لوگ جاپان کے لئے تیار کئے جانے ہون انکو جاپانی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن ان سب تجویزون کی تکمیل کے لئے بہت سا وقت اور روپیہ اور کارکن آدمی درکار ہین جنکی ہم خدا کے فضل سے یہ امید رکھتے ہین کہ آہستہ آہستہ میسر آجاوین گے۔ اگر جماعت نے اس طرف پوری توجہ کی۔ تو یہ امور چندان مشکل نہین ہم نے بالفعل کام کو ہم نے شروع کر دیا ہے۔ یعنی اول جماعت دینیات کی کھولدی ہے مگر یہ قوم کی دونون مین ڈالی۔ اور وہ ہمہ تن اس مدرسہ کی اعانت ... مالی امداد سے اور کیا بچون کے بھیجنے سے۔ تو امید کی جاتی ہے

دو سال مین ہو جاوے۔ دعا تو فیق الا باللہ۔ مین امید کرتا ہون کہ میری یہ تحریر ضائع نہ جاوے گی۔ اور نیز وہ احباب جو جلسہ پر وعدہ کر گئے ہین۔ اپنے وعدون کو پورا فرماوین گے اور دوسرے احباب کو بھی ایسے ہون۔ جنکو کوئی خاص قسم کی روک بچون کے یہان بھیجنے مین ہو۔ تو وہ بذریعہ خط و کتابت ایسے امور طے کر سکتے ہین۔ اس معاملہ مین کل خط و کتابت بنام سید ناصر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

کشتہ جات و اعمال شگفت و نشست

وتکلیس و عقد و قائم و حملان واکسیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو نا قدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر **باوا شام گر صاحب ہین**۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر ویکر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونے ناممکن ہین۔ اخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجربہ و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہین ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دھات اور اوپدھاتب وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ مع محصولڈاک

خواص قرآنی ۔ المسمی بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بنا وے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ۔ تینون کتابون کو خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف۔

مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہایت ہی مفید و ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس مین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیونکا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضونکا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہایت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلونپر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلاجلد عہ مجلد
(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کیصورت مین تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہین طبع ثانی کی یہ خصوصیت ہے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلاجلد عہ مجلد عہ
(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی یہ خصوصیت ہے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ
(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد عہ
(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲
(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کرکے قرآنمجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۴ (۸) **مفتاح العرب** اسکے ذریعہ معمولی اُردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۲
(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ تلفظ مع معانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ملٹری سرجری یعنی جراحی حربیہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد للعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی** ۔ زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد للعہ (۱۱) **مفید عام** ۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمت عہ
(۱۲) **تشخیص الامراض** اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت عہ (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ (۱۴) **مفید النساء و الصبیان** ۔ اس مین ان تمام دکھون کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہین یا نادان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** ۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** ۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہین

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا نمونہ

اس کارخانے نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے ملاحظہ کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی ۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی ہفتہ میں اپنا اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ مقدار قیمت صرف ۸ ہے

سنون دندان ۔ لو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہین دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھو مین درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہون شب سے بدبو آوے دانت مین لپ ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۴

سونے چاندی کی گولیان ۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دیچکے ہین۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے نکما بنا دیا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کرین۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپکو کبھی اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام جسم پر کر دیتی ہین۔ پس کمزور کو آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمد مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور روز بالتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ بتازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپ جاتی ہین۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہین اسی لئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے۔ اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف عہ (یعنے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستون کا پتہ

مینیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط خراس و بلینہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بلینہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین۔

بہ پریس قادیان مین میان معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھاپا گیا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

فہرست مضامین

چھ گھ یا نوگزاں جہا در قادیان بینی | دوا بچشم شفا بینی بخش دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

[illegible]

نمبر ۲۶ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء مطابق یکم جمادی الثانی | جلد (۱۰)

کچھ اپنی نسبت

مجھے ... ہے کہ سرپرستان الحکم کو یہ عادت ہوگئی ہے کہ جب تک میں انہیں اخبار کی بہتری اور توسیع اشاعت کیطرف توجہ نہ دلاؤں وہ متوجہ نہیں ہوتے اور سال میں ایک دو مرتبہ اس فریاد و پکار کی ہی ضرورت پڑتی ہے اخبار کی عمدگی اسکی بروقت اشاعت اسکی کتابت - چھپوائی کاغذ اور دوسرے مراتب کا انحصار ہے۔ کارخانہ کی مالی حالت کے اطمینان بخش ہونے پر - اور یہ منحصر ہے اخبار کی کثرت اشاعت اور اس کے خریداروں کے بروقت چندہ ادا کرنے پر - جب تک یہ باتیں نہ ہوں اسوقت تک ... مہتمم اخبار کے ضروری اخراجات کی فکر میں سرگرداں رہے یا اسکی خوبیوں کے بڑھانے کی فکر ہیں -

مذہبی اور قومی اخباروں کے لئے اور ہی مشکلات ہوتے ہیں اسلئے کہ وہ ایک خاص دائرہ اور حلقہ کے اندر محدود ہوتے ہیں انکا موضوع خاص اور انکا مقصد مقرر - ایسی حالت میں اگر وہ قوم یا فرقہ جسکا وہ اخبار ... طرف پوری توجہ نہ کرے تو اس کی زندگی اور ... کا سوال ... آجاتا ہے -

خدمت قوم کی اس ... اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہیگا کرتا رہیگا مگر میں ... افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ کوئی سال الحکم پر ایسا نہیں گذرا کہ اسکے بقایا داروں کی فہرست میں ایک **معقول رقم** درج نہو - اگر بقایا داران کی ... کی جاوے تو ... الزام قائم کیا جاتا ہے کہ قوم کو بدنام کرتا ہے ... اپنے آپ کو بقایاداران کے رجسٹر ... نہیں کرتے زبانی اگر پوچھا جاوے تو اخبار اور اس کے ایڈیٹر کی اسقدر تعریفیں کریں گے کہ حد نہیں لیکن جب ادائے قیمت کا سوال آتا ہے تو ...

سخن درین است

مجھکو خاکسار ... اسوقت تک اجرائے اخبار کی تاریخ سے لیکر کوئی **تین ہزار روپیہ** سے زیادہ کارخانہ کا بقایا ہے - اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کن مشکلات میں سے مجھے گذرنا پڑتا ہے - اگر خدا تعالیٰ کا فضل دستگیری اور پردہ پوشی نہ کرے تو کئی مرتبہ اخبار بند ہوگیا ہوتا -

اس لمبے عرصہ کے تجربہ نے مجھے اس نتیجہ پر پہونچایا ہے کہ آئندہ بلا وجہ **معقول** بھی کسی کے نام اخبار بدون وصول قیمت پیشگی جاری نہ کیا جاوے اسلئے سرپرستان الحکم ...

مشکلات سرپرستان الحکم کی توجہ کو خصوصیت سے مبذول کرانا چاہتا ہوں - وہ الحکم کے لئے جدید خریدار بہم پہنچائیں کارخانہ الحکم کی کتابوں کے نکلوانے کی سعی کریں - اپنی واجب الادا قیمت بھیجیں - اور دوسروں سے بھجوائیں سودیشی تحریک کی وجہ سے کاغذ گراں ہوگیا ہے اور گراں ہی نہیں **کمیاب** ہوگیا ہے میں نے پہلے دنوں چند احباب کو خاص طور پر متوجہ کیا تھا کہ وہ اس وقت مدد دیں تو ایک معقول ذخیرہ کاغذ کا کسی ولایتی کارخانہ سے خرید لیا جاوے مگر چند کے سوا متوجہ ہی نہوئے اسوقت **۲۲×۲۹** کا سفید کاغذ بہت ہی کمیاب ہے اسلئے جس طرح سے ہوگا کام چلایا جائیگا - اور اگر کسی قسم کا کاغذ ہی اس سائز کا نہ ملا - تو میں تبدیل تقطیع پر مجبور ہوں گا - بہرحال میری اس سرگذشت کے بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ

وہ احباب اپنے فرض کو سوچیں جنکے ذمہ مطبع کا بقایا چلا آتا ہے اور پھر وہ اسپر مزید ظلم یہ کرتے ہیں کہ قیمت طلب پیکٹ واپس کرکے دوہرا نقصان پہونچاتے ہیں وہ

سمجھ لیں - ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء کا پرچہ ایسے بقایا داران کے نام وی پی کیا جاویگا - اگر اس مرتبہ بھی واپس کیا تو پھر پرچہ بند کرکے بزرگان ملت کی معرفت بقایا وصول کرلیا جاویگا -

والسلام
خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر و مالک الحکم قادیان

اطلاع

اکثر بھائی ایڈیٹر الحکم کو خرید مکانات کے متعلق لکھتے ہیں انہیں واضح رہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے مکان کے اردگرد کوئی مکان سردست فروختنی موجود نہیں - البتہ یہ تجویز ہے کہ باہر زمین کا ایک وسیع قطعہ خرید کر مکانات بنائے جاویں - پس جو بھائی ایسا کرنا چاہیں وہ اطلاع دیں -